Presented By: www.jafrilibrary.com

(جلد ۱۶)

مسائل الشریعہ

ترجمہ

وسائل الشیعہ

Presented By: www.jafrilibrary.com

تالیف

محدث، متبحر، محقق علامہ الشیخ محمد بن الحسن الحر العاملی قدس سرہ

ترجمہ و تحشیہ

فقیہ اہل بیتؑ آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی پاکستان

ناشر

مکتبۃ السبطین ۔ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

دسترخوان کے آداب کے ابواب

(اس سلسلہ میں کل ایک سو بارہ (۱۱۲) باب ہیں)

باب ۱
زیادہ کھانا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل تیرہ حدیثیں ہیں جن میں سے پانچ مکررات کو قلمزد کر کے باقی آٹھ کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابومحمد! یہ شکم (زیادہ) کھانے والے کو سرکش بنا دیتا ہے! اور آدمی سب حالات سے زیادہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے جب اس کا شکم ہلکا پھلکا ہو اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں سب سے زیادہ مبغوض اس وقت ہوتا ہے جب وہ شکم سیر ہوتا ہے۔(الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: زیادہ کھانا مکروہ ہے۔(ایضاً)

۳۔ نیز باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دین کے معاملہ میں تین چیزیں بڑی بُری مددگار ہیں: (۱) ڈرپوک، (۲) وسیع پیٹ، (۳) اور شدید جنسی خواہش۔(ایضاً)

۴۔ نیز باسناد خود صالح نیلی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ کھانے کو بُرا جانتا ہے۔ پھر فرمایا کہ فرزند آدم کیلئے اس قدر کھانا ضروری ہے جو اس کی کمر کو سیدھا رکھے۔ پس تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنے پیٹ کا ایک تہائی حصہ کھانے کیلئے رکھے اور ایک تہائی پینے کیلئے اور ایک تہائی سانس کیلئے رکھے۔ اور خبردار! اپنے آپ کو اس طرح موٹا نہ کرو جس طرح سور کو کھانے کیلئے موٹا کیا جاتا ہے۔(الفروع، المحاسن)

۵۔ جناب احمد بن محمد برقی باسناد خود عمرو بن ابراہیم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ اگر لوگ کھانے (پینے) میں میانہ روی اختیار کرتے تو ان

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کے بدن تندرست رہتے۔ (المحاسن)

۶۔ نیز باسناد خود حفص بن غیاث سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک بار ابلیس لعین جناب یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے پاس ظاہر ہوا اور اس کے جسم پر مختلف قسم کے چمچے تھے جناب یحییٰ نے پوچھا: یہ چمچے کیسے ہیں؟ کہا: یہ مختلف شہوات و خواہشات ہیں جن کے ذریعہ سے میں فرزند آدم کو گرفتار کرتا ہوں! جنابؑ نے پوچھا: آیا ان میں میرے لئے بھی کوئی چیز ہے؟ کہا: آپ بسا اوقات پیٹ بھر کر کھا لیتے ہیں جس کی وجہ سے نماز اور ذکر (میں انہاک) سے باز رہتے ہیں یہ سن کر جناب یحییٰ نے فرمایا: میں اللہ کی خاطر اپنے اوپر لازم قرار دیتا ہوں کہ کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاؤں گا اس پر ابلیس نے کہا: میں بھی عہد کرتا ہوں کہ کبھی کسی مسلمان کو نصیحت نہیں کروں گا۔ پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے حفص! ہم اللہ سے عہد و پیمان باندھتے ہیں کہ میں جعفرؑ اور میری اولاد کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھائیں گے اور میں اور میری اولاد کبھی (محض) دنیا کیلئے کام نہیں کریں گے۔ (ایضاً)

۷۔ نیز باسناد خود حسین بن مختار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب پیٹ بھر جائے تو سرکشی کرتا ہے۔ (ایضاً)

۸۔ نیز باسناد خود حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پیٹ کو بُرا جانتا ہے جو پُر نہیں ہوتا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (آئندہ باب میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں آئینگی جو اس موضوع پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۲
شکم پُری اور شکم پُری پر کھانا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی نو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو عبیدہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب پیٹ بھر جائے تو وہ سرکش ہو جاتا ہے۔ (الفروع، الفقیہ)

۱۔ نیز باسناد خود سالم وغیرہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اس بات سے بڑھ کر کوئی چیز پسند نہیں تھی کہ وہ اللہ کے بارے میں بھوکے اور ترساں رہیں۔ (روضۂ کافی، اصول کافی)

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

۳۔ نیز باسنادِ خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: شکم پُری پر کھانا پھلبہری کا باعث ہے۔ (الفروع، التہذیب، المحاسن)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود حماد بن عمرو اور انس بن محمد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباءِ طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے حضرت امام علی علیہ السلام کے نام وصیت نامہ میں فرمایا: یا علیؑ! چار چیزیں بالکل اکارت ہو جاتی ہیں: (۱) شکم پُری پر کھانا، (۲) چاند کی روشنی میں چراغ جلانا، (۳) سیم وتھور والی زمین میں بیج بونا، (۴) اور نااہل کے ساتھ بھلائی کرنا۔ (الفقیہ)

۵۔ نیز باسنادِ خود عبدالسلام بن صالح ھروی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کم خور تھے۔ (عیون الاخبار)

۶۔ نیز باسنادِ خود عیص بن قاسم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ جو بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی پیٹ بھر گندم کی روٹی نہیں کھائی تھی یہ درست ہے؟ فرمایا: نہیں۔ اصل بات یوں ہے کہ آپؐ نے کبھی گندم کی روٹی کھائی ہی نہیں تھی اور جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی تھی۔ (الامالی)

۷۔ نیز باسنادِ خود اصبغ بن نباتہ سے اور وہ حضرت امام علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے حضرت امام حسن علیہ السلام سے فرمایا: (بیٹا) کیا میں وہ چار چیزیں نہ بتلاؤں کہ ان کے بعد تم کبھی طبیب کے محتاج نہ رہو۔ امام حسن علیہ السلام نے عرض کیا: ہاں ضرور ارشاد فرمائیں! فرمایا: (۱) دسترخوان پر اس وقت بیٹھو جب بھوکے ہو، (۲) اس وقت اس سے اٹھ کھڑے ہو جبکہ ہنوز طلب باقی ہو، (۳) لقمہ کو خوب چباؤ، (۴) اور جب سونے لگو تو بیت الخلاء سے فارغ ہو لو۔ پس جب ایسا کرو گے تو طبیب سے بے نیاز ہو جاؤ گے۔ (الخصال)

۸۔ شیخ حسن بن حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود جناب سلمان فارسیؓ سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو لوگ دنیا میں زیادہ شکم سیر ہوں گے وہ آخرت میں سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے۔ اے سلمان! دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔ (امالی فرزند شیخ طوسیؒ)

۹۔ جناب احمد بن ابوعبداللہ برقیؒ باسنادِ خود علی بن حدید سے اور وہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت عیسیٰ علیہ السلام خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے بنی اسرائیل! اس وقت تک نہ کھاؤ جب تک (خوب) بھوک نہ لگے۔ اور جب بھوکے ہو تو کھاؤ۔ مگر شکم سیر نہ ہو۔ کیونکہ تم شکم سیر ہو جاؤ گے تو تمہاری گردنیں موٹی ہو جائینگی اور

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تمہارے پہلو موٹے ہو جائیں گے (اور جب ایسے ہو جاؤ گے) تو اپنے پروردگار کو بھول جاؤ گے۔ (المحاسن)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (سابقہ باب میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳

ڈکار مارنا اور اس کا آسمان کی طرف بلند کرنا مکروہ ہے ہاں البتہ ڈکار کے وقت خدا کی حمد کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے دنیا میں سب سے زیادہ لمبے ڈکار مارے گا وہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا ہوگا۔ (الفروع، التہذیب، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب ڈکار مارو تو اسے آسمان کی طرف بلند نہ کرو۔ (ایضاً)

۳۔ جناب برقیؒ باسناد خود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک بار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو ڈکار مارتے ہوئے سنا تو آپؐ نے اس سے فرمایا: اے بندۂ خدا! مختصر ڈکار مار! کیونکہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا وہ شخص ہوگا جو دنیا میں سب سے زیادہ شکم سیر ہوگا۔ (المحاسن)

۴۔ جناب عبداللہ بن جعفر باسناد خود مسعدہ بن صدقہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء و اجداد کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی ڈکار مارے تو اسے آسمان کی طرف بلند نہ کرے اور نہ ہی تھوکتے وقت ایسا کرے۔ ہاں البتہ ڈکار اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے پس جب تم میں سے کوئی شخص ڈکار مارے تو اس پر اللہ کی حمد کرے۔ (قرب الاسناد)

باب ۴

بدہضمی اور شکم سیری مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن سنان سے اور وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہر قسم کی بیماری بدہضمی سے پیدا ہوتی ہے سوائے بخار کے جو ویسے ہی چڑھ جاتا

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہے۔(الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود ابوالجارود سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: بھرے ہوئے پیٹ سے بڑھ کر اللہ کے نزدیک کوئی چیز مبغوض نہیں ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۵

جس شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اس کے لئے اپنے بیٹے کو ہمراہ لے جانا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جس شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے بیٹے کو ہمراہ نہ لے جائے اور اگر وہ ایسا کرے گا تو حرام کھائے گا اور گنہگار ہو کر داخل ہوگا۔ (الفروع، التہذیب، المحاسن)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۶۳ از اطعمہ محرمہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۶

ٹیک لگا کر اور منہ کے بل لیٹ کر کچھ کھانا مکروہ ہے مگر حرام نہیں ہے اور بادشاہوں سے مشابہت مکروہ ہے اور اقعاء جائز ہے۔

(اس باب میں کل گیارہ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کرکے باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن وہب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب سے خدا نے انہیں مبعوث برسالت کیا اپنی وفات تک تواضع کے طور پر کبھی تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھایا۔ (روضۂ کافی، المحاسن)

۲۔ ایک دوسری حدیث میں مذکورہ بالا واقعہ کے بعد یہ بھی مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بادشاہوں کے ساتھ مشابہت کو مکروہ (ناپسند) فرماتے تھے۔ مگر ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ (الفروع، المحاسن)

۳۔ نیز باسناد خود علی بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو چار زانو (آلتی پالتی مار کر) بیٹھا ہوا دیکھا اور تکیہ لگائے کھاتے ہوئے بھی دیکھا (تاکہ ثابت ہو کہ ایسا کرنا حرام نہیں ہے)۔ (ایضاً)

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

۴۔ نیز باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں ایک دن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ آپؑ تکیہ لگائے کچھ کھا رہے ہیں۔ جبکہ ہم تک یہ بات پہنچی تھی کہ ایسا کرنا مکروہ ہے! پس میں انہیں دیکھنے لگا۔ آپ نے مجھے دعوتِ طعام دی۔ پس جب آپؑ فارغ ہوئے تو فرمایا: اے محمد! شاید تمہارا خیال ہو کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی کبھی تکیہ لگائے ہوئے کچھ کھایا ہے؟ پھر فرمایا: نہیں بخدا جب سے خدا نے انہیں مبعوث برسالت فرمایا اپنی وفات تک آپؐ نے کبھی تکیہ لگائے نہیں کھایا۔ پھر فرمایا: اے محمد! شاید تم یہ خیال کرتے ہو کہ آپ نے کبھی مسلسل تین دن تک پیٹ بھر کر گندم کی روٹی کھائی ہو...... نہیں بخدا جب سے خدا نے انہیں مبعوث برسالت کیا اپنی وفات تک آپؐ نے کبھی مسلسل تین دن تک پیٹ بھر کر گندم کی روٹی نہیں کھائی...... اور یہ سب کچھ اس لئے نہیں تھا کہ آپؐ کو گندم کی روٹی میسر نہیں تھی۔ آپؐ تو ایک ایک شخص کو انعام میں سو سو اونٹ دے دیتے تھے لہٰذا آپؐ کھانا چاہتے تو کھا سکتے تھے اور تین بار جبرئیلؑ زمین کے خزانوں کی کنجیاں لے کر بارگاہِ رسالتؐ میں حاضر ہوئے تھے۔ اور یہ بھی کہا تھا کہ اس سے آپؐ کے اخروی درجات میں بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔ مگر آپؐ نے ہر بار تواضع کر کے وہ کنجیاں واپس کر دی تھیں...... (یہاں تک کہ فرمایا) کہ تمہارا ساتھی (امامؑ) غلاموں کی طرح بیٹھتا ہے، غلاموں کی طرح کھاتا ہے۔ لوگوں کو گندم کی روٹی اور گوشت کھلاتا ہے۔ اور جب خود گھر لوٹ کر جاتا ہے تو زیتون کے تیل کے ساتھ روٹی کھاتا ہے۔

(روضۂ کافی وغیرہ)

۵۔ نیز باسناد خود ابو خدیجہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ بشیر دہان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا جبکہ میں وہاں حاضر تھا کہ آیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی دائیں بائیں جانب ٹیک لگا کر کھانا کھاتے تھے؟ فرمایا: آپؐ نے کبھی دائیں بائیں جانب ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھایا۔ بلکہ وہ تو غلاموں کی طرح بیٹھتے تھے راوی نے عرض کیا: کیوں؟ فرمایا: خدا کیلئے تواضع وفروتنی کی خاطر۔ (الفروع، المحاسن)

۶۔ جناب برقیؒ باسناد خود ابو بصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا آدمی ٹیک لگا کر کھا سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ اور نہ ہی منہ کے بل لیٹ کر۔ (المحاسن)

۷۔ جناب حسین بن سعید باسناد خود حماد بن عیسیٰ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو ٹیک لگائے کھانا کھاتے ہوئے دیکھا۔[1] (کتاب الزہد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۸ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

---

[1] اس کی وجہ حدیث نمبر ۳ کے ذیل میں بیان کر دی گئی ہے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

باب ۷

کھانا کھاتے وقت ہاتھ کا زمین پر رکھنا مکروہ نہیں ہے البتہ کھانا کھاتے وقت جوتا اتارنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود فضیل بن یسار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ عباد بصری (صوفی) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس موجود تھا اور آپؑ کھانا کھا رہے تھے پس آپؑ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا اس پر عباد نے کہا: اصلحک اللہ! کیا آپؑ کو معلوم نہیں ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی ممانعت کی ہے۔ پس آپؑ نے ہاتھ اوپر اٹھایا اور کھانا کھاتے رہے۔ کچھ دیر کے بعد پھر ہاتھ زمین پر رکھا اور عباد نے وہی بات کہی۔ امام علیہ السلام نے پھر ہاتھ اٹھا لیا۔ اور کھانا کھاتے رہے حتیٰ کہ امام علیہ السلام نے تیسری بار پھر اپنا ہاتھ زمین پر رکھا اور عباد نے پھر وہی بات کہی۔ اس پر امام علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بخدا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کی کبھی ممانعت نہیں فرمائی۔ (الفروع)

۲۔ نیز باسناد خود ابو خدیجہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام (کھانا کھاتے وقت) غلاموں کی طرح بیٹھتے تھے اور اپنا ہاتھ زمین پر رکھتے تھے۔ (ایضاً)

۳۔ جناب احمد بن محمد برقیؒ باسناد خود عبداللہ بن قاسم جعفری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کھانا کھاؤ تو اپنی بائیں جانب پر ٹیک لگاؤ۔ (المحاسن)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئینگی اور دوسرے حکم (جوتا اتارنے کے استحباب) پر دلالت کرنے والی بعض حدیثیں اس سے پہلے باب الملابس میں گزر چکی ہیں۔

باب ۸

انسان کیلئے مستحب ہے کہ غلام کی طرح کھائے، غلام کی طرح بیٹھے اور پشت زمین پر بیٹھے اور ایسی ہی جگہ پر سوئے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ہارون بن خارجہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلام کی طرح کھاتے تھے، غلام کی طرح بیٹھتے تھے اور وہ جانتے تھے کہ وہ (اللہ تعالیٰ کے) غلام ہیں۔ (الفروع، التہذیب، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود حسن صیقل سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ ایک بار ایک بدزبان عورت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزری جبکہ وہ ایک پست جگہ پر بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے وہ بولی: یا محمدؐ! آپ غلام کی طرح کھاتے ہیں، غلام کی طرح بیٹھتے ہیں؟ آپؐ نے اس سے فرمایا: اور مجھ سے بڑا غلام کون ہے؟[1] (الفروع)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عباس بن ہلال سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: پانچ چیزیں ایسی ہیں جنہیں میں اپنی وفات تک ترک نہیں کروں گا: (۱) پست جگہ پر غلام کے ہمراہ کھانا کھانا، (۲) پالان والے گدھے پر سوار ہونا، (۳) بکری کا اپنے ہاتھ سے دوھنا، (۴) صوف کا پہننا، (۵) اور بچوں کو سلام کرنا۔ تاکہ میرے بعد یہ سنت قرار پائے۔ (عیون الاخبار، الخصال، الامالی)

۴۔ جناب برقیؒ باسناد خود ابوخدیجہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ آپؑ (کھانا کھاتے وقت) غلام کی طرح بیٹھتے تھے، اپنا ہاتھ زمین پر رکھتے تھے اور تین انگلیوں کے ساتھ کھاتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح کھاتے تھے۔ نہ اس طرح جس طرح جبار و سرکش لوگ دو انگلیوں سے کھاتے ہیں۔ (المحاسن)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۶ و ۷ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۹

کھانا کھاتے وقت اور عام حالات میں ایک پاؤں کا دوسرے پاؤں پر رکھنا اور چارزانو (التی پالتی مار کر) بیٹھنا مکروہ ہے مگر حرام نہیں ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی بن ابوشعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو چارزانو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ (جس سے معلوم ہوا کہ اس طرح بیٹھنا حرام نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

---

[1] حدیث کے آخر میں وارد ہے کہ اس عورت نے بارگاہِ رسالتؐ میں عرض کیا کہ کھانے میں سے مجھے ایک لقمہ عنایت فرمائے۔ چنانچہ آپؐ نے اسے ایک لقمہ عنایت فرمایا۔ مگر عورت نے کہا: نہ بخدا! وہ لقمہ عنایت فرمائے جو آپؐ کے منہ میں ہے! چنانچہ آپؐ نے اپنے منہ سے لقمہ نکال کر اسے عنایت فرمایا اور اس نے وہ لقمہ کھایا۔ امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس لقمہ کی برکت سے اس عورت کی بدزبانی ختم ہوگئی۔ (الفروع، المحاسن)
(احقر مترجم عفی عنہ)

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

۲۔ نیز باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھانے بیٹھے اور اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھ کر چار زانو نہ بیٹھے کیونکہ اس طرح بیٹھنے کو خدا بُرا جانتا ہے اور ایسا کرنے والے کو اچھا نہیں سمجھتا۔ (الفروع، المحاسن)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب العشرہ میں گزر چکی ہیں۔

باب ۱۰

بلا عذر انگور اور انار کے علاوہ بائیں ہاتھ سے کھانا اور پینا اور کسی چیز کا پکڑنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا کیسا ہے؟ فرمایا: بائیں ہاتھ سے نہ کھائے، نہ پئے اور نہ ہی اس سے کوئی چیز پکڑے۔ (الفروع، التہذیب، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ جبکہ (دائیں ہاتھ سے کھانے کی) طاقت رکھتے ہو۔ (ایضاً)

۳۔ جناب برقیؒ باسناد خود ابو ایوب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دو چیزیں ایسی ہیں جو دونوں ہاتھوں سے کھائی جا سکتی ہیں۔ ایک انگور، دوسرے انار۔ (المحاسن)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن زید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے حدیث مناہی میں بائیں ہاتھ سے کھانا کھانے اور ٹیک لگا کر کھانے کی ممانعت فرمائی۔ (الفقیہ)

باب ۱۱

ضرورت کے بغیر چلتے ہوئے کھانا مکروہ ہے۔ مگر حرام نہیں ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تم چل رہے ہو تو کچھ نہ کھاؤ۔ مگر جب کہ مضطر و مجبور ہو۔ (الفقیہ، المحاسن)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے کھانے سے پہلے بیت الشرف سے برآمد ہوئے جبکہ آپ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا جسے دودھ میں ڈبویا تھا۔ آپؑ چل بھی رہے تھے اور کھا بھی رہے تھے دوسری طرف بلالؓ اقامت کہہ رہے تھے۔ پس آپؑ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ (الفروع، المحاسن، التہذیب)

۳۔ جناب برقیؒ باسناد خود مسعدہ بن یسع سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر آدمی چلتے ہوئے کچھ کھائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (المحاسن)

باب ۱۲

اکٹھا کھانا کھانا اور آدمی کا اپنے اہل و عیال کے ساتھ کھانا کھانا مستحب ہے۔ اور ماں کے ساتھ کھانا کھانے کا حکم؟

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود غیاث بن ابراہیم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک شخص کا کھانا دو آدمیوں کے لئے کافی ہوتا ہے اور دو کا کھانا تین کیلئے اور تین کا چار کیلئے کافی ہوتا ہے۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب کسی طعام میں تین چیزیں جمع ہو جائیں تو وہ طعام تام و تمام ہوتا ہے: (۱) وہ حلال ہو، (۲) جب (کھانے والے) ہاتھ زیادہ ہوں، (۳) اور جب اس کے آغاز میں خدا کا نام لیا جائے اور آخر میں اس کی حمد کی جائے۔ (الفروع، المحاسن، الخصال)

۳۔ نیز باسناد خود مسمع سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اپنے اہل و عیال کو (کھانے کے دسترخوان پر) اکٹھا کرے اور کھانے کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھیں اور اختتام پر خدا کی حمد و ثنا کریں تو دسترخوان اٹھانے سے پہلے ان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (الفروع)

۴۔ جناب احمد بن ابوعبداللہ برقیؒ باسناد خود حسین بن علی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جو شخص دس مسلمانوں کو کھانا کھلائے تو خدا اس کے لئے جنت واجب قرار دے دیتا ہے۔ (المحاسن)

۵۔ نیز باسناد خود ربعی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر میں پانچ درہم

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

لے کر تمہارے اس بازار میں جاؤں اور وہاں سے کچھ طعام خریدوں اور پھر وہ چند مسلمانوں کو کھلاؤں تو یہ بات مجھے (راہِ خدا میں) ایک غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ (ایضاً)

۶۔ جناب شیخ حسن بن فضل طبرسیؒ اپنی کتاب مکارم الاخلاق میں کتاب موالید الائمہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر قسم کا حلال طعام کھا لیتے تھے اور وہ بھی اپنے اہل و عیال اور حشم و خدم کے ہمراہ۔ اور جن مسلمانوں کو دعوت دیتے تھے ان کے ساتھ زمین پر یا جس چیز پر وہ لوگ بیٹھتے تھے اور مہمان کا انتظار کرتے تھے اور جب کوئی آ جاتا تھا تو اس کے ہمراہ کھاتے تھے۔ (مکارم الاخلاق)

۷۔ نیز طبرسی بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپ سب لوگوں سے بڑھ کر اپنی ماں کے ساتھ نیکی کرتے ہیں مگر آپ ان کے ہمراہ کھانا کیوں نہیں کھاتے؟ فرمایا: محض اس لئے کہ کہیں میرا ہاتھ اس لقمہ کی طرف نہ بڑھ جائے جس پر ان کی نگاہ پڑ چکی ہو اور اس طرح میں ان کا عاق نہ بن جاؤں۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس کے بعد (آئندہ باب میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائینگی اور کچھ اسے پہلے باب النکاح میں اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ عورتوں کو کھانے کی دعوت دینا مکروہ ہے اور شاید وہ اہل و عیال کے علاوہ دوسری عورتوں سے مخصوص ہے۔ یا پھر اہل و عیال سے مراد عورتوں کے علاوہ افراد مراد ہیں یا پھر عورتوں سے اجنبی عورتیں مراد ہیں۔ (والاول اولیٰ)

باب ۱۳

دسترخوان پر زیادہ دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے اور کھانے والے کو اگرچہ غلام ہی کیوں نہ ہو جلدی کرنے سے منع کرنا نیز اس سے باتیں نہ کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابن فضال سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی قوم کھانا کھا رہی ہو تو خدا اس پر کبھی عذاب نازل نہیں کرتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے کہیں اجل و اکرم ہے کہ انہیں کھانے کیلئے روزی دے اور پھر ان کو عذاب کرے جب تک فارغ نہ ہو جائیں۔ (الفروع)

۲۔ نیز باسنادِ خود یاسر اور نادر خادم بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے ہم سے فرمایا: جب تم کھانا کھا رہے ہو اور میں تمہارے سروں کے پاس آ کر کھڑا ہو جاؤں تب بھی جب تک کھانا نہ کھا لو تب تک نہ اٹھو...... راوی

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کا بیان ہے کہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ امام علیہ السلام ہم میں سے بعض کو آواز دیتے تھے اور جب کہا جاتا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے تو فرماتے کہ اسے چھوڑ دو یہاں تک فارغ ہو جائے۔ (الفروع، المحاسن)

۳۔ جناب کلینیؒ فرماتے ہیں کہ نادر خادم سے مروی ہے کہ جب ہم (غلاموں میں سے) کوئی کھانا کھا رہا ہوتا تھا تو جب تک وہ کھانے سے فارغ نہیں ہو جاتا تھا تب تک آپ اس سے بات نہیں کرتے تھے۔ (الفروع)

۴۔ جناب محمد بن ابوالقاسم طبری اپنی کتاب بشارۃ المصطفیٰ میں باسناد خود کمیل بن زیاد سے اور وہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے کمیلؒ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے کمیل! اپنے اخلاق اچھے رکھو۔ اور اپنے ہمنشین کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آؤ۔ اور اپنے خادم کو نہ جھڑکو۔ اے کمیل! جب کھانا کھانے بیٹھو تو اسے طول دو۔ تاکہ تمہارا ساتھی بھی پیٹ بھر کر کھا لے۔ اے کمیل! جب کھانا کھا چکو تو خدا کی روزی پر اس کی حمد و ثنا کرو۔ اور بآواز بلند حمد کرو۔ تاکہ دوسرے بھی اس کی حمد کریں اس طرح تمہارا اجر زیادہ ہوگا۔ اے کمیل! اپنے معدہ کو طعام سے نہ بھرو۔ بلکہ اس میں پانی پینے اور سانس لینے کی گنجائش رکھو۔ (بشارۃ المصطفیٰ طبری)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اصطناع المعروف الی اھلہ کے باب میں گزر چکی ہیں۔

باب ۱۴

سیاہ فاموں، خادموں اور غلاموں کے لئے خلوت میں علیحدہ دسترخوان بچھانا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمٰن بن الصلت سے اور وہ اہل بلخ میں ایک شخص سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں خراسان کے سفر میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے ہمراہ تھا۔ کہ آپؑ نے ایک دن دسترخوان بچھوایا اور اس پر اپنے سب سیاہ فام وغیرہ کو اکٹھا کیا۔ میں نے عرض کیا کہ اچھا نہ ہوتا کہ آپؑ ان لوگوں کے لئے علیحدہ دسترخوان بچھواتے؟ فرمایا: ٹھہرو۔ خداوند ہے تو سب کا ایک، ماں ہے تو ایک اور باپ ہے تو ایک اور جزاء (وسزا) کا دار و مدار اعمال پر ہے! (پھر غلاموں کے علیحدہ دسترخوان بچھانے کا کیا مطلب؟)۔

(روضۂ کافی)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود یاسر خادم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ جب حضرت امام علی رضا علیہ السلام تنہا ہوتے تو اپنے تمام چھوٹے بڑے حشم و خدم کو اکٹھا کرتے اور ان سے باتیں کرتے۔ اور ان سے مانوس ہوتے۔ اور جب دسترخوان پر بیٹھتے تو تمام چھوٹے بڑے خدام کو حتیٰ کہ سائیس اور حجام کو بھی بلا کر اپنے ہمراہ بٹھا کر کھانا کھلاتے۔ یاسر بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک دن اسی طرح اکٹھے بیٹھے تھے کہ اچانک اس تالا کے کھلنے کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

آواز آئی جو حاکموں کے گھر سے امام علیہ السلام کے در کی طرف کھلتا تھا۔ پس امام علیہ السلام نے ہم سے فرمایا کہ اٹھو اور اِدھر اُدھر ہو جاؤ (چنانچہ ہم نے ایسا کیا) پس مامون آ گیا الخ......۔ (عیون الاخبار)

۳۔ نیز باسناد خود یاسر خادم سے مروی ہے ان کا بیان ہے کہ (زہر خورانی کی وجہ سے) جب حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی تکلیف بڑھ گئی اور اس طرح کئی دن گزر گئے تو جب وہ دن آیا جس میں آپؑ کی وفات واقع ہوئی تو آپؑ بے حد کمزور ہو گئے تھے تو نمازِ ظہر پڑھنے کے بعد مجھ سے فرمایا: لوگوں نے (حشم و خدم نے) کیا کھایا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ وہ کیا کھائیں جبکہ آپؑ کی یہ حالت ہے؟ تو یہ بات سن کر آپؑ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: دسترخوان لاؤ۔ جب بچھ گیا تو پھر اپنے حشم و خدم میں سے ہر ایک کو نام بنام بلوایا اور اپنے ہمراہ بٹھا کر کھانا کھلایا۔ پس جب سب کھا چکے تو پھر عورتوں کی طرف طعام بھجوایا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱۳ و ۱۴ میں) اور باب العشرۃ میں اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۱۵

کافر، منافق اور فاسق کی دعوتِ طعام کا قبول کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم کرخی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی بندۂ مومن مجھے بکری کی ایک ران کی دعوت دے تو میں ضرور قبول کروں گا۔ اور یہ بات دین میں سے ہوگی اور اگر کوئی مشرک یا منافق مجھے ایک اونٹ کی بھی دعوت دے تو میں قبول نہیں کروں گا اور یہ بات بھی دین میں سے ہوگی۔ خداوند عالم نے میرے لئے مشرکین و منافقین کا عطیہ اور طعام ممنوع قرار دے دیا ہے۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن زید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے حدیث مناہی میں فاسقوں کی دعوتِ طعام کی ممانعت فرمائی ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۵۴ و ۵۶ از اطعمہ محرمہ میں) گزر چکی ہیں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

باب ۱۶

مومن اور مسلمان کی دعوتِ طعام قبول کرنا اور اس کے ساتھ کھانا کھانا مستحب مؤکد ہے۔ اگرچہ پانچ میل کے فاصلہ پر ہی ہو۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود اسحاق بن یزید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر ایک حق یہ بھی ہے کہ جب وہ اسے دعوت دے تو یہ قبول کرے۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسنادِ خود جابر سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں اپنی امت کے حاضر و غائب سب کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ اپنے مسلمان (بھائی) کی دعوت کو قبول کریں اگرچہ پانچ میل کے فاصلہ پر ہو۔ کیونکہ یہ بات دین میں سے ہے۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسنادِ خود یاسر خادم سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص سخی ہوتا ہے وہ لوگوں کا کھانا کھاتا ہے تاکہ لوگ بھی اس کا کھانا کھائیں اور جو بخیل ہوتا ہے وہ لوگوں کا کھانا اس لئے نہیں کھاتا تاکہ لوگ بھی اس کا کھانا نہ کھائیں۔ (الفروع، عیون الاخبار)

۴۔ نیز باسنادِ خود معلّٰی بن خنیس سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: منجملہ ان واجبی حقوق کے جو ایک مسلمان کو دوسرے پر حاصل ہیں ایک یہ ہے کہ جب وہ اسے دعوت دے تو یہ اسے قبول کرے۔ (الفروع، المحاسن)

۵۔ جناب برقیؒ باسنادِ خود جابر سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ہر مسلمان کی) دعوت قبول کرتے تھے۔ (المحاسن)

۶۔ نیز بعض اصحاب سے اور وہ مرفوعاً حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: سب لوگوں سے زیادہ عاجز وہ شخص ہے جسے کوئی برادر مسلمان دعوت طعام دے اور وہ بلا عذر قبول نہ کرے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس سے پہلے یہاں (سابقہ باب میں) اور باب العشرۃ میں اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

باب ۱۷

لڑکیوں کے ختنہ کی تقریب میں شرکت کی دعوت قبول کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ولیمہ اور (لڑکوں کے) ختنہ کی دعوت قبول کرو اور لڑکیوں کے ختنہ کی دعوت قبول نہ کر۔(الفروع، التہذیب)

باب ۱۸

جب کوئی بندہ کسی کے ہاں وارد ہو تو اسے کھانا (اور اگر وہ نہ کھائے) تو پھر پانی (اور اگر وہ بھی نہ پیئے) تو پھر وضو کیلئے پانی پیش کرنا چاہیئے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود داؤد بن محمد جعفری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض غزوات میں تھے۔ اور نماز میں مشغول تھے کہ وہاں سے چند سوار گزرے اور اصحاب کے پاس ٹھہرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں پوچھا اور آپؐ کے حق میں دعا کی اور کچھ تعریف و توصیف بھی کی اور کہا کہ اگر سخت جلدی نہ ہوتی تو ہم ان کا انتظار کرتے۔ لہٰذا آپؐ کی خدمت میں ہمارا سلام پہنچانا اور ہم جاتے ہیں لہٰذا وہ چلے گئے۔ (شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان لوگوں کے آنے کی کچھ بھنک پڑ گئی تھی لہٰذا وہ سلام پھیر کر) جلدی سے غضبناک حالت میں باہر آئے۔ اور اصحاب سے فرمایا: تمہارے پاس چند سوار آتے ہیں اور میرا حال احوال پوچھتے ہیں اور مجھے سلام بھی پہنچاتے ہیں مگر تم ان پر دوپہر کا کھانا بھی پیش نہیں کرتے؟ یہ بات میرے لئے بڑی گراں ہے کہ ایسی قوم جس میں میرا خلیل جعفر (ابن ابی طالب) بھی ہو وہ لوگ اس کے پاس سے گزر جائیں اور اس کے ہاں کھانا نہ کھائیں۔[1] (الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود مرفوعاً حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تمہارا (مؤمن) بھائی تمہارے پاس آئے تو (روٹی کے وقت) اس پر طعام پیش کرو۔ پس اگر نہ کھائے تو پھر پانی پیش کرو۔ پس اگر وہ بھی نہ پیئے تو پھر وضو کے لئے پانی پیش کرو۔ (ایضاً)

۳۔ نیز برقیؒ باسناد خود ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہمراہ ان کے دروازہ تک چلتا رہا۔ پس آپ اندر داخل ہو گئے اور اس آدمی کو وہیں چھوڑ دیا (آپ کے بیٹے) اسماعیل نے

---

[1] یا مطلب یہ ہے کہ اگر تم لوگوں میں میرے خلیل جعفر موجود ہوتے تو وہ ان لوگوں کو کھانا کھلائے بغیر نہ جانے دیتے۔(احقر مترجم عفی عنہ)

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

عرض کیا کہ اسے کھانے کی پیشکش کیوں نہ کی؟ فرمایا: اس شخص کو اندر داخل کرنا مناسب نہ تھا۔ اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ خدا مجھے عراض (ہر کس وناکس کو) دعوت دینے والا لکھے۔[1] (المحاسن)

باب ۱۹

سوائے بعض مستثنیٰ صورتوں کے کافروں کو کھانا کھلانا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کسی مؤمن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو کافر کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے تو خدا پر لازم ہے کہ زقوم (تھوہر) سے اس کا پیٹ بھرے خواہ وہ (کھلانے والا) مومن ہو یا کافر؟ (الکافی)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود نہیکی سے اور وہ مرفوعاً حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کوئی مثال (وتمثال) بنائے یا کوئی کتا رکھے تو وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ راوی نے عرض کیا کہ اس طرح تو بہت سے لوگ ہلاک ہو جائیں گے؟ فرمایا: (میرا وہ مطلب نہیں جو تو نے سمجھا ہے) میری مراد مثال بنانے سے یہ ہے کہ جو شخص خدا کے دین کے علاوہ کوئی دین ایجاد کرے اور پھر لوگوں کو اس کی طرف بلائے اور کتا رکھنے سے میری مراد یہ ہے کہ ہم اہل بیتؑ کے کسی دشمن کو کھلائے پلائے۔ پس جو ایسا کرے وہ اسلام سے خارج ہے۔ (معانی الاخبار)

۳۔ نیز باسناد خود معلیٰ بن خنیس سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ناصبی وہ نہیں ہے جو (براہِ راست) ہم سے دشمنی رکھے کیونکہ تم کسی ایک آدمی کو بھی نہیں پاؤ گے جو یہ دعویٰ کرے کہ میں محمد وآل محمد (علیہم السلام) کو دشمن جانتا ہوں ہاں البتہ ناصبی وہ ہے جو تم سے محض اس لئے دشمنی کرے کہ تم ہم اہل بیتؑ سے محبت کرتے ہو اور ہمارے دشمنوں سے بیزاری اختیار کرتے ہو۔ پھر فرمایا: پس جو شخص ہمارے کسی دشمن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے تو اس نے گویا ہمارے کسی دوست کو قتل کیا ہے۔ (معانی الاخبار، صفات الشیعہ)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوذرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپؓ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے ابوذر! صرف مؤمن کی صحبت اور ہمنشینی اختیار کر۔ اور تمہارا طعام صرف متقی آدمی کھائے اور فاسقوں کا کھانا مت کھاؤ۔ اے ابوذر! اپنا کھانا اس شخص کو کھلا جس سے تم اللہ کی خاطر محبت

---

[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص کے ساتھ اس کی حیثیت کے مطابق سلوک کرنا چاہیے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کرتے ہو۔ اور اس کا کھانا کھاؤ جو تم سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہے۔ (المجالس والاخبار)

باب ۲۰

مؤمن کیلئے مستحب ہے کہ اپنے (مؤمن بھائی) سے شرم وحیا نہ کرے اور نہ ہی اس کیلئے تکلف کرے اور اسے تحفہ دے اور اس کا تحفہ قبول کرے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل بن درّاج سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مؤمن اپنے (ایمانی) بھائی سے شرم نہیں کرتا۔ اور میں نہیں جانتا کہ ان دو شخصوں میں سے کون زیادہ قابل تعجب ہے ایک وہ جو اپنے بھائی کا مہمان ہو تو اسے تکلیف دے کہ وہ اس کی خاطر تکلف کرے اور دوسرا وہ جو خود اپنے بھائی کیلئے تکلف کرے؟ (الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ چیز کسی آدمی کے اس کے بھائی کے احترام میں سے ہے کہ اس کے تحفہ و ہدیہ کو قبول کرے اور جو کچھ اس کے پاس ہے وہ اسے تحفہ میں دے مگر تکلف نہ کرے کیونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں تکلف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (الفروع، المحاسن)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس کے بعد (باب ۲۲ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۱

نہ میزبان کیلئے جائز ہے کہ وہ جو کچھ مہمان کو پیش کرے اسے قلیل اور حقیر سمجھے اور نہ ہی مہمان کیلئے جائز ہے کہ وہ میزبان کی پیش کردہ کو قلیل اور حقیر سمجھے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک مسلمان آدمی کیلئے یہ چیز باعث ہلاکت ہے کہ وہ جو کچھ مہمان کو پیش کرے وہ اسے قلیل سمجھے۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے ہلاکت ہے اس آدمی (میزبان) کیلئے کہ وہ جو کچھ اپنے بھائی (مہمان) کو پیش کرے اسے حقیر سمجھے اور ہلاکت ہے اس (مہمان) کیلئے جو اسے حقیر سمجھے جو کچھ اسے پیش کیا جائے۔ (ایضاً)

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

باب ۲۲

مہمان کیلئے مستحب ہے کہ وہ میزبان کو ایسی چیز منگوانے کی تکلیف نہ دے جو گھر میں نہیں ہے اور اسے باہر سے کوئی چیز لانے سے منع کرے اور میزبان کیلئے مستحب ہے کہ جب اپنے بھائی کو دعوت دے تو اس کیلئے تکلف کرے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود مرازم بن حکیم سے اور وہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حارث اعور (ہمدانی) حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا: یا امیر المومنینؑ! میرے ہاں کھانا تناول فرما کر میری عزت افزائی فرمائیں! حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: اس شرط پر کھاتا ہوں کہ میرے لئے تکلف نہ کریں! چنانچہ جب حضرت امیر علیہ السلام حارث کے گھر تشریف لے گئے تو حارث (خالی) روٹی لے کر آئے پس آنجنابؑ نے اسے کھانا شروع کر دیا۔ اس موقع پر حارث نے کہا: میرے پاس چند درہم موجود ہیں اور اسی وقت اپنی آستین سے نکالے اگر آپ اجازت دیں تو کچھ اور خرید کر لاؤں؟ اس پر جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا: یہ (روٹی) وہ ہے جو تمہارے گھر میں تھی۔ (لہٰذا باہر سے کچھ منگوانا تکلف میں داخل ہے)۔

(الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود ہشام بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تمہارا (دینی) بھائی (بن بلائے) آئے تو اسے وہ کچھ پیش کرو جو تمہارے پاس موجود ہے اور اگر اسے دعوت دی ہے تو پھر اس کے لئے تکلف کرو۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن محمد الطائی سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنجنابؑ کو دعوتِ طعام دی جس پر آپؑ نے فرمایا: تین شرطوں کی ضمانت پر قبول کرتا ہوں: (۱) باہر سے کچھ نہیں لاؤ گے، (۲) جو کچھ گھر میں ہے اس سے کچھ بچا کے نہیں رکھو گے، (۳) اور اہل و عیال پر بھی تنگی نہیں کرو گے...... اس نے اس بات کی ضمانت دی۔ تب حضرتؑ نے اس کی دعوت قبول فرمائی۔ (عیون الاخبار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۰ میں) گزر چکی ہیں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

باب ۲۳

مہمان کی (دعوت دے کر) مہمان داری کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب عبداللہ بن جعفر باسناد خود مسعدہ بن صدقہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے جو کھودی جا رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا کہ زمین کو کیا ہو گیا ہے کہ اس قدر سخت ہو گئی ہے؟ پس زمین اس قدر نرم ہو گئی کہ اگر آدمی چاہتا تو اپنی ہتھیلی سے کھود لیتا۔ اور فرمایا: یہ (مرنے والا) مہمان داری کو پسند کرتا تھا اور مہمان داری کو پسند نہیں کرتا مگر وہی جو مؤمن اور متقی ہوتا ہے۔ (قرب الاسناد)

۲۔ نیز باسناد خود بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! میں اچھی طرح وضو کرتا ہوں اور نماز پڑھتا ہوں اور اپنے وقت پر زکوٰۃ ادا کرتا ہوں۔ اور دل و جان سے مہمان نوازی کرتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اگر تو ایسا ہے تو پھر جہنم کو تجھ پر کوئی سبیل نہیں ہے کیونکہ خدا نے تجھے بخل سے بری قرار دیا ہے۔ پھر اسے مہمان کیلئے طاقت سے زیادہ تکلف کرنے کی ممانعت فرمائی ہے (نیز) فرمایا: جب کوئی مہمان آتا ہے تو اپنی روزی ہمراہ لاتا ہے۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (یہاں باب ۲۱ و ۲۲ میں اور ابواب العشرہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۴

جن لوگوں کے گھروں سے کھانا جائز ہے جن کا تذکرہ آیت میں ہے ان کے لئے کیا کھانا جائز اور بیوی شوہر کے گھر سے کیا کھا سکتی ہے اور ان کے لئے ان کے مال سے کس قدر صدقہ دینا جائز ہے؟

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْ ۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ...... تا آخر آیت﴾ عرض کیا کہ ارشاد خداوندی ﴿اَوْ صَدِيْقِكُمْ﴾ (اپنے دوست کے گھر سے کھاؤ) سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: اس سے مراد بخدا وہ شخص ہے جو اپنے دوست کے گھر میں داخل ہو اور اس کی صریح اجازت کے بغیر وہاں سے کھائے۔ (الفروع، التہذیب، المحاسن)

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

۲۔ نیز باسنادِ خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس ارشاد خداوندی ﴿اَوْ صَدِيقِكُمْ﴾ کی تفسیر میں فرمایا: جن لوگوں کا اس آیت میں تذکرہ کیا گیا ہے کہ وہ صریح اجازت کے بغیر صرف شاہد حال کے مطابق کھا سکتے ہیں اس سے کھجور اور وہ چیز مراد ہے جس سے روٹی کھائی جاتی ہے (جیسے دودھ، لسی اور پنیر اور نمک وغیرہ)۔ اسی طرح عورت اپنے شوہر کے گھر سے کھا سکتی ہے۔ ان کے علاوہ طعام نہیں کھا سکتے (جیسے بھونے ہوئے پرندے، حلویات اور پھل فروٹ وغیرہ)۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسنادِ خود جمیل بن دراج سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورت کو حق حاصل ہے کہ شوہر کے گھر سے کھائے اور صدقہ دے اسی طرح دوست کو حق حاصل ہے کہ دوست کے گھر سے کھائے اور (اس کی رضامندی سے) صدقہ (بھی) دے دے۔ (ایضاً)

۴۔ جناب علی بن ابراہیم قمی اپنی تفسیر میں مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ (ہجرت کے بعد) جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار میں بھائی چارہ قائم فرمایا تو اس کے بعد جب کوئی صحابی کسی غزوہ یا سّریہ میں جاتا تو اپنے گھر کی چابی اپنے دینی بھائی کے سپرد کر جاتا اور اس سے کہتا کہ جو چاہے لے لے اور جو چاہے کھا لے۔ مگر اس کے باوجود وہ لوگ اس سے پہلوتہی کرتے تھے یہاں تک کہ طعام گھر میں خراب ہو جاتا تھا۔ چنانچہ اس موقع پر خداوند عالم نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا﴾ یعنی جب اس کی چابیاں تمہارے پاس ہیں تو وہ حاضر ہو یا غائب تم اس کے گھر سے کھا سکتے ہو۔ (تفسیر قمی)

باب ۲۵

مومن کے گھر میں اچھی طرح اور خوش ہو کر کھانا کھانا چاہئے اور زیادہ کھانا چاہئے اور کسی قسم کی کوتاہی اور شرم نہیں کرنا چاہئے۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے جن چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ہشام بن سالم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم ابن ابی یعفور کے ہمراہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ ہم ایک جماعت تھے پس امامؑ نے ان کا کھانا منگوایا اور ہم نے کھایا امام علیہ السلام نے بھی ہمارے ہمراہ کھایا اور میں سن و سال کے لحاظ سے سب سے چھوٹا تھا۔ لہٰذا میں شرما شرما کر کھا رہا تھا۔ امامؑ نے فرمایا: (بلا تکلف) کھا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ آدمی کی اپنے بھائی سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاتا ہے کہ وہ اس کا کھانا کس طرح کھاتا ہے؟ (الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسنادِ خود عبد الرحمٰن بن الحجاج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

السلام کے ہاں کھانا کھایا۔ پس امام علیہ السلام چاولوں کا ایک پیالہ لائے اور ہم نے شرما کر کھانا شروع کیا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: تم نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔ تم میں سے ہمارا بڑا محب وہ ہے جو ہمارے ہاں خوب کھاتا ہے۔ عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ (یہ سن کر) میں نے اس طرح کھایا کہ دسترخوان سے گرے ہوئے ٹکڑے بھی کھا گیا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: اب بات ہوئی۔ پھر امامؑ نے ہم سے یہ حدیث بیان کی کہ ایک بار انصار کی طرف سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چاولوں کا پیالہ آیا۔ تو آپؐ نے سلمانؓ، مقدادؓ اور ابوذرؓ کو بلوایا اور وہ تھوڑا تھوڑا (شرما شرما کر) کھانے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم نے تو کچھ بھی نہیں کیا تم میں سے ہمارا سخت محب وہ ہے جو ہمارے ہاں اچھی طرح کھانا کھاتا ہے۔ (پس یہ سن کر) انہوں نے بہت عمدہ طریقہ پر کھایا پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: ﴿**رحمهم الله و رضی عنهم و صلی الله عليهم**﴾۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسناد خود عبداللہ بن سلیمان صیرفی سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ امامؑ ہمارے لئے طعام لائے جس میں بھونا ہوا گوشت بھی تھا اور کچھ اور چیزیں بھی۔ پھر چاولوں کا ایک پیالہ لائے پس میں نے آپؑ کے ہمراہ کھایا۔ فرمایا: کھا۔ کیونکہ کسی شخص کی کسی سے دوستی کا پتہ اس بات سے چلتا ہے کہ وہ اس کے ہاں کس طرح خوش ہو کر کھانا کھاتا ہے۔ پھر امام علیہ السلام نے اپنی انگلی سے پیالہ میں خط کھینچ کر فرمایا اب تک جو کچھ کھا چکے ہو اس کے بعد یہ ضرور کھانا ہے۔ چنانچہ میں نے وہ کھایا۔ (ایضاً)

۴۔ نیز باسناد خود ابوالربیع سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کھانا منگوایا پس حلوہ لایا گیا۔ پس آپؑ نے ہم سے فرمایا: قریب آؤ اور کھاؤ۔ پس لوگوں نے تھوڑا تھوڑا (شرما شرما کر) کھانا شروع کیا۔ پس امامؑ نے فرمایا کہ (کھل کر) کھاؤ۔ کیونکہ کسی شخص کی کسی سے محبت کا اندازہ اس کے کھانے سے ہوتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ (اس کے بعد) ہم نے اس طرح کھایا جس طرح اونٹ پانی پیتا ہے کہ گلے میں پانی اٹک جاتا ہے۔ (ایضاً)

۵۔ جناب برقیؒ باسناد خود ہشام بن سالم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ایک شخص سے فرما رہے تھے جو وہاں کھانا کھا رہا تھا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ کسی شخص کو اس کے بھائی سے محبت کا اندازہ اس کے اس کے پاس زیادہ کھانا کھانے سے ہوتا ہے۔ (المحاسن)

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

باب ۲۶

لوگوں کو کھانا کھلانا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل بتیس حدیثیں ہیں جن میں سے بارہ مکررات کو قلمزد کرکے باقی بیس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب احمد بن ابوعبداللہ برقی باسنادِ خود معمر بن خلاد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کھانا کھا رہے تھے کہ اس آیت کی تلاوت فرمائی: ﴿فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ وَمَآ أَدْرٰکَ مَا الْعَقَبَةُ فَکُّ رَقَبَةٍ...... الآیہ﴾ پھر فرمایا: خدا جانتا تھا کہ ہر شخص غلام آزاد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس نے (لوگوں کو) کھانا کھلانے کے سبب سے جنت کی طرف راستہ کھول دیا۔ (المحاسن)

۲۔ نیز باسنادِ خود حماد بن عیسیٰ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حسن خلق اور لوگوں کو کھانا کھلانا بھی ایمان میں سے ہے۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسنادِ خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے: خداوند عالم لوگوں کو کھانا کھلانے اور سلام کو عام کرنے کو دوست رکھتا ہے۔ (ایضاً)

۴۔ نیز باسنادِ خود فیض بن المختار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: منجیات (نجات دہندہ) چیزیں تین ہیں (۱) لوگوں کو کھانا کھلانا، (۲) سلام کو عام کرنا، (۳) اور اس وقت نماز (شب) پڑھنا جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ (ایضاً)

۵۔ نیز باسنادِ خود سماعہ بن مہران سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک بار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی عبدالمطلب کو اکٹھا کرکے فرمایا: اے بنی عبدالمطلب! (۱) لوگوں کو کھانا کھلاؤ، (۲) کلام کو پاکیزہ کرو، (۳) سلام کو عام کرو، (۴) صلۂ رحمی کرو، (۵) اور اس وقت خدا کو سجدہ کرو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ اس طرح سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (ایضاً)

۶۔ باسنادِ خود ابوالمنکدر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہؐ! کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا: کھانا کھلانا اور کلام کو پاکیزہ بنانا۔ (ایضاً)

۷۔ نیز باسنادِ خود عبداللہ بن الولید وصافی سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خداوند عالم (تین چیزوں کو) پسند کرتا ہے (۱) بمقام منیٰ خون بہانے کو، (۲) لوگوں کو کھانا کھلانے کو، (۳) اور ستم رسیدہ کی فریاد رسی کرنے کو۔ (ایضاً)

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

۸۔ نیز باسنادِ خود ابوالجارود سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل یہ ہے کہ مؤمن کو خوش کیا جائے اس کی شکم سیری کرکے یا اس کا قرضہ ادا کرکے۔ (ایضاً)

۹۔ نیز باسنادِ خود ابوحمزہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرمار ہے تھے کہ تین کام ایسے ہیں جو اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہیں: (۱) بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا، (۲) اس کے رنج وغم کو دور کرنا، (۳) اس کا قرضہ ادا کرنا۔ (ایضاً)

۱۰۔ نیز باسنادِ خود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: پروردگار کی مغفرت اور بخشش کے اسباب میں سے ایک بھوکے لوگوں کو کھانا کھلانا ہے۔ (ایضاً)

۱۱۔ نیز باسنادِ خود میمون سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس طرح چھری کوہان میں جلدی گھستی ہے روزی اس سے بھی جلدی کھانا کھلانے والے کی طرف جاتی ہے۔ (ایضاً)

۱۲۔ نیز باسنادِ خود صالح بن میثم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک مسلمان کو کھانا کھلانا (خدا کے نزدیک) ایک غلام کو آزاد کرنے کے برابر ہے۔ (ایضاً)

۱۳۔ نیز باسنادِ خود معمر بن خلاد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت امیر علیہ السلام کھانا کھانے بیٹھتے تھے تو ان کے دستر خوان کے قریب ایک پیالہ لا کر رکھا جاتا تھا لہٰذا آپؑ جو بھی عمدہ کھانا کھاتے تھے اس میں سے کچھ اس پیالہ میں ڈالتے جاتے تھے۔ پس وہ اٹھ کر مساکین کو دے دیتے تھے۔ پھر اس آیت کی تلاوت کرتے تھے ﴿فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ﴾ اور پھر فرماتے تھے کہ خدا جانتا تھا کہ ہر شخص غلام آزاد نہیں کر سکتا۔ اس لئے اس نے ان کے لئے جنت کا راستہ کھانا کھلانے کو قرار دیا۔ (ایضاً)

۱۴۔ نیز باسنادِ خود سعد بن طریف سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کسی بھوکے آدمی کو کھانا کھلائے خدا اسے جنت کے پھل کھلائے گا۔ (ایضاً)

۱۵۔ نیز باسنادِ خود صفوان جمال سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ روٹی کا وہ ایک لقمہ جو ایک مسلمان میرے ہاں کھائے وہ مجھے ایک غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ (ایضاً)

۱۶۔ نیز باسنادِ خود ابو معاویہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرمار ہے تھے کہ جو شخص مومن کو کھانا کھلائے وہ مالدار ہو یا غریب و نادار تو خدا اسے اولادِ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اسماعیلؑ میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔ (ایضاً)

۱۷۔ باسنادخود حنان بن سدیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: آیا تم ہر روز ایک غلام آزاد کرتے ہو؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: ہر مہینہ میں کرتے ہو؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: ہر سال میں؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: سبحان اللہ! کیا تو ایسا نہیں کر سکتا کہ ہمارے شیعوں میں سے کسی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر میں لے جائے اور اسے پیٹ بھر کر کھانا کھلائے کہ بخدا یہ کام اولادِ اسماعیلؑ میں سے ایک غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔ (ایضاً)

۱۸۔ نیز باسنادخود صالح بن میثم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کون سا عمل ہے جو غلام آزاد کرنے کے برابر ہے؟ فرمایا: اگر کوئی شخص تین مسلمانوں کو کھانا کھلائے تو یہ میرے نزدیک افضل ہے غلام آزاد کرنے سے، غلام آزاد کرنے سے...... یہاں تک کہ سات تک پہنچ گئے۔ اور ایک مسلمان کو کھانا کھلانا ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ (ایضاً)

۱۹۔ نیز باسنادخود حسین بن علی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص تین مسلمانوں کو کھانا کھلائے خدا اسے بخش دیتا ہے۔ (ایضاً)

۲۰۔ نیز باسنادخود فضیل بن یسار سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص چار مسلمانوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یہ اولادِ اسماعیلؑ میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۳ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۷

اپنی مالی حالت کے مطابق طعام کا انتظام اور اس کی عمدگی اور زیادہ کا اہتمام کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود شہاب بن عبد ربہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: طعام میں اسراف نہیں ہے۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسنادخود ابن بکیر سے اور وہ بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بعض اوقات ہمیں میٹھا دودھ پلاتے اور کھجور، روٹی اور زیتون سے تیار شدہ حلوا کھلاتے تھے اور پھر کبھی صرف زیتون کے ساتھ روٹی کھلاتے تھے۔ امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپؑ اپنے معاملہ کی اس طرح

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تدبیر کیوں نہیں کرتے کہ اعتدال قائم ہو جائے؟ فرمایا: ہماری تدبیر اللہ کے حکم سے ہوتی ہے جب وہ زیادہ دیتا ہے تو ہم بھی زیادہ کھلاتے ہیں اور جب کم دیتا ہے تو ہم بھی کم کر دیتے ہیں۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن پر مؤمن سے کوئی حساب و کتاب نہیں ہوگا: (۱) وہ طعام جو وہ کھائے، (۲) وہ کپڑا جو وہ پہنے، (۳) اور نیکوکار بیوی جو اس سے تعاون کرے اور اس کی وجہ سے وہ اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے۔ (ایضاً)

۴۔ نیز باسناد خود حفص بن البختری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ﴿لَتُسْـئَـلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ کے بارے میں فرمایا: اللہ اس سے اجل وارفع ہے کہ اپنے بندے سے اس کے کھانے پینے کے متعلق سوال کرے۔ (ایضاً)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم بن العباس صولی سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دنیا میں کوئی حقیقی نعمت موجود نہیں ہے! عرض کیا گیا کہ پھر اس ارشاد خداوندی کا کیا مطلب ہے؟ ﴿لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ یہ دنیا میں کون سی نعیم ہے؟ آیا اس سے ٹھنڈا پانی مراد ہے؟ امام علیہ السلام نے بلند آواز سے فرمایا: تم لوگوں نے اس کی کس طرح تفسیر بیان کی ہے۔ بعض نے اس سے ٹھنڈا پانی، بعض نے عمدہ کھانا اور بعض نے اس سے اچھی نیند مراد لی ہے؟ (پھر فرمایا) میرے والد ماجد علیہ السلام نے اپنے والد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ کے سامنے یہ سب اقوال پیش کئے گئے تو آپؑ غضبناک ہوئے اور فرمایا: خداوند عالم اپنے بندوں سے اس کے بارے میں باز پرس نہیں کرے گا۔ جو کچھ اس نے ان کو عنایت فرمایا ہے۔ کسی مخلوق کیلئے زیبا نہیں ہے کہ کسی کو کچھ دے کر احسان جتلائے تو جو بات مخلوق کیلئے قبیح ہے اس کی نسبت خدا کی طرف کس طرح دی جا سکتی ہے؟ ہاں نعیم سے ہم اہل بیت نبوت کی محبت اور ولایت مراد ہے جس کے بارے میں خداوند عالم توحید و نبوت کے بعد باز پرس کرے گا۔ اور جب بندہ اس نعمت کا حق ادا کرے گا تو یہ اسے جنت کی ان نعمتوں تک پہنچائے گا جو کبھی زائل نہیں ہوں گی۔ (عیون الاخبار)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۲ و ۲۶ از نفقات میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

باب ۲۸

عمدہ دعوت کا اہتمام کرنا، لوگوں کو بلانا اور کھلانا پلانا مستحب ہے اور صرف مالداروں کو بلانا اور ناداروں کو نہ بلانا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود شہاب بن عبد ربہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کھاؤ پکاؤ اور اچھا پکاؤ اور اپنے اصحاب کو بلاؤ (اور انہیں کھلاؤ پلاؤ)۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود حماد بن عثمان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ جناب اسماعیل (فرزند امام صادق علیہ السلام) نے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا تو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس سے فرمایا: مساکین کو بلاؤ اور انہیں پیٹ بھر کر کھانا کھلاؤ۔ خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ ﴿وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ﴾ (نہ باطل شروع ہوتا ہے اور نہ لوٹتا ہے)۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسناد خود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ولیمہ کی ممانعت فرمائی ہے جس میں صرف اغنیاء کو مدعو کیا جائے اور فقراء کو نظر انداز کیا جائے۔ (ایضاً)

۴۔ جناب عیاشی باسناد خود مسعدہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت امام حسین علیہ السلام چند مسکینوں کے پاس سے گزرے جو چادر پھیلائے اور اس پر روٹیوں کے ٹکڑے بچھائے بیٹھے تھے۔ انہوں نے امام علیہ السلام کو دعوت دی اور کہا: فرزند رسولؐ! تشریف لائیے! امام علیہ السلام سواری سے اترے اور دو زانو ہو کر بیٹھ گئے۔ اور اس وقت اس آیت کی تلاوت فرمائی: ﴿إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ﴾ (خدا تکبر کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا) پھر فرمایا: میں نے تمہاری دعوت قبول کی ہے...... اب تم میری دعوت قبول کرو چنانچہ انہوں نے امام کی دعوت قبول کی۔ اور امام کے ہمراہ ہوئے۔ جب امام گھر پہنچے تو رباب سے فرمایا: جو کچھ گھر میں (عمدہ کھانا) ہے وہ باہر نکالیں (اور ان مہمانوں کو کھلائیں)۔ (تفسیر عیاشی)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس سے پہلے (سابقہ باب میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

باب ۲۹

مستحق غلام آزاد کرنے پر مؤمنین کو کھانا کھلانے کو ترجیح دینا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم بن عمر یمانی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص اپنے گھر دو مؤمنوں کو داخل کرے اور ان کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے تو یہ ایک غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔ (الکافی، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود عبید اللہ الوصافی سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر میں ایک مرد مسلمان کو کھانا کھلاؤں تو یہ بات مجھے ایک افق غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ راوی نے عرض کیا کہ افق کتنے آدمیوں کا ہوتا ہے؟ فرمایا: دس ہزار کا۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسناد خود سدیر صیرفی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: تجھے کس چیز نے روکا ہے کہ ہر روز ایک غلام آزاد کرے؟ عرض کیا: مجھے اس قدر مالی وسعت حاصل نہیں ہے! فرمایا: ہر روز ایک مسلمان کو کھانا کھلاؤ۔ عرض کیا: وہ مالدار ہو یا غریب و نادار؟ فرمایا: مالدار کو بھی کھلانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ (ایضاً)

۴۔ نیز باسناد خود صفوان جمال سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر میں اپنے مومن بھائیوں میں سے کسی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دوں تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ تمہارے اس بازار میں داخل ہو کر ایک غلام خرید کر (راہِ خدا میں) آزاد کروں۔ (ایضاً)

۵۔ نیز باسناد خود رفاعہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر میں ایک محتاج مؤمن کو کھانا کھلاؤں تو یہ مجھے اس کی زیارت کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ اور اس کی زیارت (ملاقات) کرنا مجھے دس غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ (ایضاً)

۶۔ نیز باسناد خود نصر بن قابوس سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک مومن کو کھانا کھلانا مجھے دس غلام آزاد کرنے سے اور دس حجوں سے زیادہ پسند ہے۔ راوی نے از راہ تعجب عرض کیا کہ دس حج اور دس غلام؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اے نصر! اگر تم اسے نہیں کھلاؤ گے تو وہ یا تو بھوکا مر جائے گا یا پھر اسے ذلیل کرو گے کہ کسی ناصبی کے پاس جا کر سوال کرے۔ اور اس کے لئے مر جانا اس سے بہتر ہے کہ کسی ناصبی سے سوال کرے! اے نصر! جو کسی مومن کو زندہ کرے تو اس نے گویا سب لوگوں کو زندہ کر دیا ہے اور اگر اسے کھانا نہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کھلاؤ گے تو تم اسے مار دو گے اور اگر کھلاؤ گے تو اسے زندہ کرو گے۔ (الکافی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (سابقہ باب میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۳۰

مومنین کو کھانا کھلانا مستحب مؤکد ہے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابوحمزہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص تین مومنین کو کھانا کھلائے تو خداوند عالم اسے آسمانوں کی تین جنتوں سے اسے کھانا کھلائے گا جو یہ ہیں: (۱) الفردوس، (۲) جنت عدن، (۳) اور طوبیٰ جو کہ ایک درخت ہے جو جنت عدن سے برآمد ہوتا ہے جسے خدا نے اپنے دست قدرت سے بویا ہے۔ (الکافی)

۲۔ نیز باسنادِ خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر میں ایک مسلمان کو کھانا کھلاؤں تو یہ کام مجھے عام لوگوں میں سے ایک افق کو کھانا کھلانے سے زیادہ پسند ہے! عرض کیا گیا کہ افق کس قدر ہے؟ فرمایا: ایک لاکھ یا کچھ زیادہ۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسنادِ خود ابوشبل سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں کسی چیز کو مؤمن کی زیارت (ملاقات) کے برابر نہیں جانتا سوائے اسے کھانا کھلانے کے اور جو شخص کسی بندۂ مومن کو کھانا کھلائے خدا پر واجب ہے کہ اسے جنت کا طعام کھلائے۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود مرفوعاً حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تم سب میں سے بہتر آدمی وہ ہے جو کھانا کھلائے، سلام کو عام کرے اور اس وقت نماز پڑھے جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ (الخصال)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے گزر چکی ہیں اور کچھ آئندہ آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۱

شادی کے موقع پر تین دن ولیمہ مستحب ہے اور مساجد اور گلی کوچوں میں کھانا جائز ہے مگر مسجد اور بازار میں مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم شادی والے کھانے میں ایسی خوشبو محسوس کرتے ہیں جو دوسرے کھانوں میں نہیں ہوتی۔ فرمایا: جب بھی کسی شادی کے موقع پر کوئی اونٹ نحر کیا جائے یا کوئی گائے ذبح کی جائے تو خداوند عالم ایک فرشتہ کو اتارتا ہے جس کے پاس کستوری کا ایک قیراط ہوتا ہے جو ان لوگوں کے طعام میں انڈیل دیتا ہے یہ خوشبو اسی کی وجہ سے ہے۔ (الفروع)

۲۔ نیز باسناد خود علی بن حکم بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنی بعض اولاد کا ولیمہ کیا اور اہل مدینہ کو تین دن تک مساجد اور گلی کوچوں میں پیالوں میں ڈال کر فالودہ کھلایا۔ اس پر بعض اہل مدینہ نے آپ پر نکتہ چینی کی۔ پس جب آپ کو اس کی اطلاع ہوئی تو فرمایا: خداوند عالم نے جو کچھ دوسرے انبیاءؑ کو عطا فرمایا وہ سب کچھ مع کچھ زائد کے حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا چنانچہ جناب سلیمان سے فرمایا کہ یہ ہماری بخشش ہے اسے آگے عطا کرو۔ یا اپنے پاس روکے رکھو۔ اس کا کوئی حساب نہیں ہے۔ اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق فرمایا: جو کچھ پیغمبر اسلامؐ آپ کو دیں وہ لے لو اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔ (ایضاً)

۳۔ مکارم الاخلاق میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے فرمایا: مسجد میں کھانا شرافت نہیں ہے۔ (مکارم الاخلاق)

۴۔ قبل ازیں مساجد کے بارے میں بعض حدیثیں گزر چکی ہیں کہ مساجد قرآن خوانی (اور عبادت خدا) کیلئے بنائی گئی ہیں۔ فراجع۔

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۴ از احکام مساجد میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳۳ میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۲

بھوکے آدمی کو کھانا کھلانا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوحمزہ سے اور وہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو بھوکے مومن کو کھانا کھلائے خدا اسے جنت کے پھلوں سے کھلائے گا۔ (الکافی)

۲۔ نیز باسناد خود عبداللہ بن میمون سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کسی مومن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے تو خدا کے سوا کوئی مخلوق نہیں جانتی نہ کوئی ملک مقرب اور نہ نبی مرسل کہ اس

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کے لئے آخرت میں کیا اجر وثواب ہے۔ پھر فرمایا: منجملہ اسباب مغفرت کے ایک بھوکوں کو کھانا کھلانا بھی ہے۔ پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی: ﴿اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ اَوْ مِسْكِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ﴾۔ (الکافی، ثواب الاعمال، المحاسن)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳۰ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۳

شادی، عقیقہ، ختنہ، سفر سے واپسی، نیا مکان خریدنے یا مکان کی تعمیر سے فارغ ہونے کے موقع پر دعوتِ ولیمہ دینا اور اس کا قبول کرنا مستحب مؤکد ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ہشام بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دعوت قبول کرنا واجب نہیں ہے مگر چار مقامات پر (۱) شادی، (۲) عقیقہ، (۳) سفر سے واپسی، (۴) اور ختنہ۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک روایت میں یہ بھی وارد ہے: یا توکیر یعنی نیا مکان بنانے کے موقع پر۔ (ایضاً)

۳۔ باسنادِ خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: جو شخص مسجد (یا فرمایا: گھر) بنائے اور موٹا تازہ دنبہ ذبح کرے اور اس کا گوشت مسکینوں کو کھلائے اور یہ دعا پڑھے[1] ﴿اللّٰهم ادحر عنی مردة الجن و الانس و الشیاطین و بارک لی بنزالی﴾۔ تو اسے سب کچھ دیا جائے گا جس کا سوال کرے گا۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود حماد بن عمرو اور انس بن محمد سے اور وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے حضرت امام علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! ولیمہ نہیں ہے مگر پانچ مقامات پر (۱) عرس (یعنی شادی میں)، (۲) خرس (بچہ کی ولادت میں)، (۳) عذار (یعنی ختنہ میں)، (۴) وکار (یعنی مکان بنانے اور خریدنے میں)، (۵) اور رکاز میں (یعنی سفر حج سے واپسی

---

[1] اے اللہ! سرکش جن وانس اور شیاطین کو مجھ سے دفع کر۔ اور میرے یہاں اترنے میں برکت عطا فرما۔

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

میں)۔ (الفقیہ، الخصال، معانی الاخبار)

باب ۳۴

ریا وسمعہ کی خاطر کسی کو کھانا کھلانا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص ریا وسمعہ کی خاطر لوگوں کو کھانا کھلائے خدا اسے اتنی ہی جہنم کی پیپ کھلائے گا اور اس کے اس (ریا کاری والے) طعام کو اس کے پیٹ میں جہنم کی آگ بنائے گا جب تک لوگوں کے درمیان فیصلے فرمائے گا۔

(عقاب الاعمال)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے مقدمۃ العبادات میں اس قسم کی حدیثیں بیان کی جا چکی ہیں جو ریا کاری کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۳۵

شہر والوں کیلئے نو وارد بھائی کی مہمان داری مستحب ہے یہاں تک کہ وہ وہاں سے کوچ کرے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود فضیل بن یسار سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جب کوئی شخص کسی شہر میں داخل ہو تو وہ وہاں کے اہل ایمان کا مہمان ہے یہاں تک کہ وہ وہاں سے کوچ کر جائے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس سے پہلے (فعل معروف کے ابواب میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۶

مستحب ہے کہ مہمان داری کم از کم تین دن تک کی جائے اور اس شخص کے ہاں مہمان بننا مکروہ ہے جس کے پاس کوئی نان ونفقہ نہ ہو۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سلیمان بن جعفر بصری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مہمان کے ساتھ دو راتوں تک

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مہربانی کی جائے۔ اور جب تیسری رات ہو تو پھر وہ اہل خانہ میں سے ہے لہٰذا اب وہ وہ کچھ کھائے گا جو گھر میں پکے گا۔ (الفروع)

۲۔ نیز باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مہمان نوازی ایک دن برحق ہے اور دوسرا اور تیسرا دن بھی مگر اس کے بعد (صاحب خانہ) کا صدقہ ہے جو وہ مہمان پر کرتا ہے۔ پھر فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے برادر (مسلمان) پر اس طرح مہمان نہ بنے کہ اسے مشقت اور تکلیف میں ڈالے (یا اسے خدمت نہ کر سکنے کی وجہ سے گناہ میں مبتلا کرے) عرض کیا گیا کہ کس طرح یا رسول اللہؐ؟ فرمایا: جب اس (میزبان) کے پاس خرچ کرنے کے لئے کچھ نہ ہو۔ (الفروع، الخصال)

۳۔ جناب احمد بن ابوعبداللہ برقیؒ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ولیمہ پہلے دن حق ہے۔ دوسرے دن بزرگی ہے اور تیسرے دن ریا و سمعہ ہے۔ (المحاسن)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ (آخری بات) اس بات پر محمول ہے کہ تیسرے دن مستحب مؤکد نہیں ہے۔

باب ۳۷

مہمان سے خدمت لینا اور اسے خدمت گزاری کا موقع دینا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن ابی یعفور سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک مہمان کو ایک دن دیکھا کہ وہ امام علیہ السلام کا کوئی کام کرنے کیلئے کھڑا ہوا مگر امام علیہ السلام نے اسے روک دیا اور خود اٹھ کر وہ کام انجام دیا اور فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہمان سے کام لینے کی ممانعت فرمائی ہے۔ (الفروع)

۲۔ نیز باسناد خود عبید بن ابی عبداللہ بغدادی سے اور وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں اس کا بیان ہے کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے ہاں ایک مہمان آیا ہوا تھا اور رات کے وقت امام علیہ السلام اس سے باتیں کر رہے تھے کہ اچانک چراغ خراب ہو گیا۔ تو مہمان نے اسے ٹھیک کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا مگر امام علیہ السلام نے اسے روک دیا، پھر آگے بڑھ کر خود اس کو ٹھیک کیا۔ پھر فرمایا: ہم وہ لوگ ہیں جو اپنے مہمانوں سے خدمت نہیں لیا کرتے۔ (ایضاً)

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

باب ۳۸

جب مہمان آئے تو اُترنے میں اس کی مدد کرنا مگر جاتے وقت اس کی اعانت نہ کرنا مستحب ہے اور مستحب ہے کہ مہمان کو کچھ زادِ سفر دیا جائے اور وہ بھی عمدہ۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود میسرہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: یہ بات اپنے آپ کو ضعیف و کمزور سمجھنے میں سے ہے کہ آدمی اچھائی کا بدلہ نہ دے اور مہمان سے خدمت لینا ستم میں سے ہے۔ پس جب تمہارے پاس کوئی مہمان آئے تو اس کی اعانت کرو اور جب جانے لگے تو اس کی مدد نہ کرو۔ کیونکہ یہ بات خسّت میں سے ہے اور اسے زادِ سفر دو اور وہ بھی عمدہ کیونکہ یہ سخاوت میں سے ہے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے آدابِ سفر میں گزر چکی ہیں۔

باب ۳۹

مہمان کو ناپسند کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود محمد بن قیس سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک دفعہ ہمارے بعض اصحاب واحباب کا تذکرہ کیا اور فرمایا: بخدا میں اس وقت تک صبح اور شام کا کھانا نہیں کھاتا جب تک میرے ساتھ دو یا تین یا اس سے کم یا زیاد مہمان میرے ہمراہ کھانا نہیں کھاتے۔ پھر فرمایا: ان (مہمانوں) کی فضیلت اس سے زیادہ ہے جو تمہیں ان پر حاصل ہے۔ راوی نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! یہ کس طرح ہے حالانکہ میں ان کو طعام کھلاتا ہوں، ان پر اپنا مال خرچ کرتا ہوں اور میرا خادم ان کی خدمت کر رہا ہے؟ فرمایا: وہ جب تمہارے پاس آتے ہیں تو خدا کی طرف سے رزقِ کثیر لے کر آتے ہیں اور جب جاتے ہیں تو تمہاری مغفرت کے ساتھ جاتے ہیں۔ (الفروع، امالی شیخ)

۲۔ نیز باسنادِ خود سلیمان بن جعفر بصری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مہمان آتا ہے اور کسی قوم کے پاس آکر ٹھہرتا ہے تو آسمان سے اپنی روزی ہمراہ لے کر آتا ہے اور جب کھانا کھاتا ہے تو خدا اس کی وجہ سے ان کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ (الفروع)

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

۳۔ نیز باسناد خود موسیٰ بن بکر سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کسی قوم پر اعانت (الٰہی) بقدر اس کی ضرورت کے نازل ہوتی ہے اور جب کسی قوم کے پاس کوئی مہمان آتا ہے تو اس کی روزی اس کی اپنی گود میں ہوتی ہے۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن صدقہ سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میری امت اس وقت تک برابر خیر و خوبی کے ساتھ رہے گی جب تک آپس میں محبت کرتی رہے گی، اور نماز پڑھتی رہے گی، زکوٰۃ دیتی رہے گی اور مہمان نوازی کرتی رہے گی اور جب ایسا نہیں کرے گی تو خدا سے خشک سالی اور قحط سالی میں مبتلا کردے گا اور فرمایا: ہم وہ خانوادہ ہیں جو اپنی خفوں پر مسح نہیں کرتے۔ (امالی الطوسی، عیون الاخبار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے بیان کی جاچکی ہیں۔

باب ۴۰

مہمان کا احترام کرنا اور اس کی عزت کرنا اور اسے خلال مہیا کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عبدالعزیز، جمیل اور زرارہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: منجملہ ان چیزوں کے جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خاتون قیامت سلام اللہ علیہا کو تعلیم فرمائیں ایک یہ بھی تھی کہ فرمایا: جو شخص خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔ (الفروع)

۲۔ نیز باسناد خود سلیمان بن جعفر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مہمان کا حق ہے کہ اس کا اکرام کیا جائے اور اسے (دانت صاف کرنے کیلئے) خلال مہیا کیا جائے۔ (الفروع، المحاسن)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۱

میزبان کا مہمان کے ساتھ کھانا اور اس سے پہلے شروع کرنا اور اس کے بعد ہاتھ اٹھانا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن القداح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کا یہ دستور تھا کہ) جب وہ مہمانوں کے ہمراہ کھانا کھاتے تھے تو سب سے پہلے ہاتھ بڑھاتے تھے اور سب کے آخر میں اٹھاتے تھے تاکہ لوگ (تسلی سے) کھائیں۔

(الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسنادخود جمیل سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی ملاقاتی (مہمان) کسی (میزبان) سے ملاقات کرے اور وہ (میزبان) اس کے ساتھ کھانا کھائے تو وہ اس سے شرم کو دور کر دیتا ہے۔ اور جب اس کے ہمراہ نہ کھائے تو وہ تھوڑی سی گھٹن محسوس کرتا ہے۔ (الفروع)

باب ۴۲

سخت ضرورت کے وقت (جان بچانے کی خاطر) کھانا اور پینا واجب ہو جاتا ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود ہشام بن سالم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خداوند عالم نے فرزند آدم کو اندر سے خالی (پیٹ کھوکھلا) پیدا کیا ہے۔ (الفروع)

۲۔ نیز باسنادخود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ابرش کلبی نے آپؑ سے اس ارشاد خداوندی کے بارے میں سوال کیا: ﴿یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ﴾ (جس دن یہ زمین ایک اور زمین سے بدل دی جائے گی)...... فرمایا: ایک صاف ستھری روٹی کی شکل میں بدل دی جائے گی۔ جسے لوگ (روٹی کے طور پر) کھائیں گے یہاں تک کہ خداوند عالم لوگوں کے حساب و کتاب سے فارغ ہوگا۔ ابرش نے کہا: اس دن لوگوں کو کھانے کا کب ہوش ہوگا؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: لوگ تو جہنم میں بھی کھانے پینے سے غافل نہیں ہوں گے! چنانچہ وہ ضریع اور کھولتا ہوا پانی پئیں گے۔ تو پھر قیامت کے دن کس طرح اس سے غافل ہوں گے۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسنادخود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ سے جناب موسیٰ علیہ السلام کے اس قول کے بارے میں سوال کیا گیا کہ ﴿رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ﴾ (اے میرے پروردگار! تو جو کچھ بھی میری طرف بھیجے میں اس کا محتاج ہوں (فرمایا: جناب موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے طعام مانگا تھا۔ (ایضاً)

۴۔ نیز باسنادخود ولید بن صبیح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپؑ نے فرمایا: انسانی جسم کی بنیاد روٹی پر رکھی گئی ہے۔ (ایضاً)

۵۔ نیز باسنادخود ابوالبختری سے اور وہ مرفوعاً حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارگاہِ ایزدی میں دعا مانگتے ہوئے کہا: ﴿اللّٰھم بارک لنا فی الخبز و لا تفرق بیننا و بین الخبز فلو لا الخبز ما صمنا و لا صلینا و لا ادّینا فرائض ربنا﴾ (اے اللہ! روٹی میں برکت عطا فرما! اور ہم میں اور روٹی میں جدائی نہ ڈال۔ کیونکہ اگر روٹی نہ ہوتی تو ہم نہ روزہ رکھ سکتے اور نہ نماز پڑھ سکتے اور نہ ہی اپنے پروردگار کے فرائض کو ادا کر سکتے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ و ۲ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳۵ و ۳۶ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۳

محض اللہ کی خوشنودی کی خاطر مومنین کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا، اور ان کو کھانے پر اکٹھا کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے پانچ مکررات کو قلمزد کرکے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود محمد بن جعفرؒ سے اور وہ اپنے والد ماجد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کسی مومن کی بھوک کو مٹائے تو خداوند عالم اس کے لئے جنت میں ایسا دسترخوان بچھائے گا جس سے سب جن وانس کھا سکتے ہیں۔ (ثواب الاعمال)

۲۔ نیز باسنادِ خود ربعی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص محض اللہ کی خاطر کسی مومن بھائی کو کھانا کھلائے تو اس کے لئے اس قدر اجر ہے کہ گویا اس نے ایک فئام کو کھانا کھلایا۔ راوی نے عرض کیا کہ فئام کتنا ہوتا ہے؟ فرمایا: ایک لاکھ آدمی۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسنادِ خود صفوان بن یحییٰ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کسی بھوکے آدمی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے تو خداوند عالم اس کے لئے جنت سے ایک نہر جاری کرتا ہے۔ (ایضاً)

۴۔ نیز باسنادِ خود سماعہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص بھوکے جگر کو بھرے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (ثواب الاعمال، المحاسن)

۵۔ جناب برقیؒ باسنادِ خود ہشام بن الحکم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خدا کے نزدیک محبوب ترین عمل مومن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا ہے یا اس کے رنج و غم کو دور کرنا یا اس کے قرضہ کا ادا کرنا ہے۔ (المحاسن)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۷، ۱۹، ۲۸ و ۲۹ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۴

(سخت) ضرورت کے وقت بھوکے آدمی کو کھانا کھلانا واجب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود فرات بن احنف سے اور وہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص پیٹ بھر کر کھانا کھا کر سو جائے جبکہ اس کے سامنے کوئی مومن بھوکا موجود ہو تو خداوند عالم فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میں تمہیں اس بندے پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے (ہمدردی کا) حکم دیا تھا مگر اس نے میری نافرمانی کی ہے اور میرے غیر (شیطان) کی اطاعت کی لہٰذا میں اسے اس کے عمل کے حوالے کرتا ہوں اور مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم کہ میں اسے کبھی نہیں بخشوں گا۔ (ثواب الاعمال، المحاسن)

۲۔ فرماتے ہیں کہ ایک اور روایت میں یوں وارد ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جو پیٹ بھر کر رات گزارے جبکہ اس کا مسلمان بھائی بھوکا موجود ہو۔ (ایضاً)

۳۔ اور وصافی کی روایت میں یوں وارد ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جو پیٹ بھر کر رات گزارے جبکہ اس کا پڑوسی بھوکا رات گزار رہا ہو۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۴۵

صبح اور شام کے کھانے پر اکتفا کرنا اور ان کے درمیان کچھ نہ کھانا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود شہاب بن عبد ربہ کے بھتیجے سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں دردوں اور بدہضمیوں کی شکایت کی۔ تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا: صرف صبح اور شام کو کھانا کھا اور ان کے درمیان کچھ نہ کھا کیونکہ اس سے بدن خراب ہوتا ہے کیا تو نے خدائے تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا کہ فرماتا ہے کہ ان (جنتیوں) کے لئے صبح و شام اس (جنت) میں کھانا موجود ہوگا۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود میثمی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت یعقوب علیہ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

السلام کا منادی ہر صبح کو ایک فرسخ تک اعلان کیا کرتا تھا کہ جو شخص صبح کا کھانا کھانا چاہتا ہے وہ جناب یعقوبؑ کے پاس آئے۔ اور جب رات ہوتی تھی تو پھر اعلان کرتا تھا کہ جو شام کا کھانا کھانا چاہتا ہے وہ جناب یعقوبؑ کے پاس آئے۔ (ایضاً)

باب ۴۶

رات کا کھانا بالکل ترک کرنا مکروہ ہے اگرچہ ایک کیک یا ایک لقمہ یا ایک گھونٹ پانی کا ہی کیوں نہ ہو۔

(اس باب میں کل گیارہ حدیثیں ہیں جن میں سے پانچ مکررات کو قلمزد کر کے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ہشام بن الحکم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: بدن کی (صحت کی) خرابی کی ابتداء رات کا کھانا نہ کھانے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ (الفروع)

۲۔ نیز باسناد خود جمیل بن صالح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: رات کا کھانا ترک کرنا بڑھاپے کا باعث ہوتا ہے۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسناد خود جمیل بن دراج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جو شخص سنیچر کی رات اور اتوار کے دن متواتر کھانا نہ کھائے تو اس سے وہ طاقت زائل ہو جاتی ہے جو چالیس دنوں تک واپس نہیں لوٹتی۔ (الفروع، المحاسن)

۴۔ نیز باسناد خود بعض اہل اہواز سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جسم میں ایک رگ ہے جس کا نام "عشاء" ہے پس جب کوئی آدمی رات کا کھانا نہ کھائے تو وہ رگ ساری رات صبح تک اسے بد دعا دیتی ہے کہ خدا تجھے بھوکا پیاسا رکھے جس طرح تو نے مجھے بھوکا پیاسا رکھا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ رات کو کچھ کھایا جائے اگرچہ روٹی کا ایک لقمہ یا پانی کا ایک گھونٹ ہی ہو۔ (ایضاً)

۵۔ جناب برقی باسناد خود جابر بن عبداللہؓ سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: رات کا کھانا ترک نہ کرو۔ اگرچہ خشک خمیر ہی کیوں نہ ہو کیونکہ مجھے رات کا کھانا ترک کرنے سے اپنی امت کے بوڑھا ہونے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ رات کے کھانے میں شیخ و شاب (پیر و جوان) کے لئے قوت و طاقت ہے۔ (المحاسن)

۶۔ نیز باسناد خود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص رات کا کھانا نہ کھائے اس سے کچھ قوت اس طرح کم ہو جاتی ہے جو پھر کبھی لوٹ کر نہیں آتی۔ (ایضاً)

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۴۸ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں آئیںگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۷

رات کا کھانا نمازِ عشاء کے بعد کھانا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ انبیاءؑ کا رات کا کھانا نمازِ عشاء کے بعد ہوتا ہے۔ پس تم بھی رات کا کھانا ترک نہ کرو کیونکہ اس سے بدن خراب ہوتا ہے۔(الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود علی بن ابوعلی اللہبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تمہارے حکیم رات کے کھانے کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ راوی نے عرض کیا کہ وہ تو اس سے منع کرتے ہیں! فرمایا: مگر میں (حکیم الٰہی ہوکر) تمہیں اس کا حکم دیتا ہوں۔[1] (الفروع)

۳۔ نیز باسناد خود ثعلبہ سے اور وہ ایک اور شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: رات کا کھانا دن کے کھانے سے زیادہ مفید ہے۔(ایضاً)

باب ۴۸

بوڑھے آدمی کیلئے بالخصوص رات کا کھانا ترک کرنا سخت مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سعید بن جناح سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو کوئی شخص بوڑھا ہو جائے تو پھر رات کا کھانا بالکل ترک نہ کرے کیونکہ یہ بات نیند کے لئے آرام دہ اور باعث خوشبوئے دہن ہے۔(الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود ضریح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: بزرگ آدمی کو چاہیئے کہ رات کا کھانا ترک نہ کرے اگرچہ ایک لقمہ ہی کیوں نہ ہو۔(الفروع)

۳۔ برقی باسناد خود مفضل بن عمر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں ایک رات حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپؑ رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ فرمایا: اے مفضل! قریب آ اور کھا! میں نے

---

[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کوئی ضرر و زیاں نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ ائمہ اہل بیت علیہم السلام کا فرمان حکماءِ یونان کے کلام پر بہرحال مقدم ہے۔ کیونکہ ان کے علم و کلام کا مبداء علم الٰہی ہے۔(احقر مترجم عفی عنہ)

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

عرض کیا کہ میں کھانا کھا چکا ہوں! فرمایا: قریب آ اور کھا کیونکہ جب آدمی بوڑھا ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ جب سوئے تو اس کے پیٹ میں تازہ طعام موجود ہو۔ چنانچہ میں قریب گیا اور کچھ کھایا۔ (المحاسن)

۴۔ نیز باسناد خود حماد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب آدمی سن رسیدہ ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ وہ نہ سوئے جب تک اس کا پیٹ طعام سے پُر نہ ہو۔ (ایضاً)

۵۔ جناب شیخ حسن بن شعبہ نقل کرتے ہیں کہ معصوم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب آدمی کی عمر تیس سال سے زیادہ ہو جائے تو وہ "کہل" (ادھیڑ عمر) ہوتا ہے اور جب چالیس سال سے زیادہ ہو جائے تو "شیخ" (بوڑھا) ہوتا ہے۔ (تحف العقول)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۵ و ۴۶ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۴۹

کھانا کھانے سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھوں کا دھونا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل سولہ حدیثیں ہیں جن میں سے آٹھ مکررات کو قلمزد کرکے باقی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوحمزہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں امام علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوحمزہ! کھانا کھانے سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھ دھونا فقر و فاقہ کو پگھلا دیتے ہیں راوی نے عرض کیا کہ یعنی اسے لے جاتے ہیں؟ فرمایا: اسے پگھلا[1] دیتے ہیں؟ (الفروع، العلل، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود ابوعون بجلی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ کھانا کھانے سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھوں کا دھونا رزق میں اضافہ کرتا ہے۔ (الفروع، الخصال، المحاسن)

۳۔ نیز باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے گھر میں خیر و برکت زیادہ ہو تو جب کھانے آئے تو ہاتھوں کو دھوئے۔ (الفروع، المحاسن)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مروی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا فقر کو دفع کرتا ہے اور بعد میں دھونا غم کو دور کرتا ہے۔ (الفروع)

---

[1] بعض نسخوں میں "یذھبان بالفقر" موجود ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ ابونصر کے نسخہ میں "یذیبان الفقر" موجود تھا۔ اور بظاہر امام علیہ السلام کے لفظ "یذیبان الفقر" پر زور دینے کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ لفظ "ایذاب" جس کے معنی پگھلانے کے ہیں وہ اپنے مقصد پر دلالت کرنے میں "اذھاب" جس کے معنی لے جانے کے ہیں سے زیادہ ظاہر ہے۔ واللہ العالم۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

۵۔ نیز باسنادخود ابن القداح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کھانے سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھوں کو دھوئے وہ وسعت مالی میں زندگی بسر کرتا ہے اور جسمانی بیماری سے محفوظ رہتا ہے (کیونکہ اس طرح جراثیم کا خاتمہ ہو جاتا ہے)۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ، المحاسن)

۶۔ نیز باسنادخود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ کھانا کھانے سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھوں کا دھونا زندگی کو بڑھاتا ہے، کپڑوں سے چکناہٹ کو دور کرتا ہے اور آنکھوں کو جلا بخشتا ہے۔ (الفروع، المحاسن)

۷۔ جناب برقیؒ باسنادخود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے حضرت امیر علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! کھانے سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھوں کا دھونا بدنی شفا وصحت اور رزق میں برکت کا باعث ہے۔ (المحاسن)

۸۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ کی روایت میں یہ وضاحت بھی موجود ہے کہ ان روایات میں جو لفظ وضو موجود ہے اس سے کھانے سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھوں کا دھونا مراد ہے۔ جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہشام سے فرمایا۔ (امالی شیخ طوسیؒ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (آئندہ باب میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵۰

مستحب ہے کہ کھانے سے پہلے میزبان سب سے پہلے اپنے ہاتھ دھوئے اور کھانے کے بعد سب سے آخر میں دھوئے اور یہ کہ ہاتھ دھلانے کی ابتداء پہلے دھونے میں دائیں طرف سے کی جائے اور دوسرے دھونے میں بائیں طرف سے کی جائے یا ابتداء اس کی جائے جو دروازہ کی دائیں جانب ہے اگرچہ غلام ہی ہو۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود محمد بن عجلان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کا آغاز میزبان کرے تاکہ دوسرے نہ شرمائیں اور جب فارغ ہو چکیں تو ہاتھ دھونے کا آغاز دروازے کی دائیں جانب والے سے کیا جائے آزاد ہو یا غلام! (الفروع، العلل)

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

۲۔ جناب برقی باسناد خود روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب کھانے سے فارغ ہو جائیں تو ہاتھ دھونے کی ابتداء اس سے کی جائے جو میزبان کی بائیں جانب بیٹھا ہے اور سب سے آخر میں میزبان ہاتھ دھوئے کیونکہ اسے ہی صبر کرنا زیبا ہے۔ اور اس وقت چاہے تو تولیہ بھی استعمال کر سکتا ہے۔ (المحاسن)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود فضل بن یونس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے میرے ہاں دوپہر کا کھانا کھایا تو آپؑ صدر مجلس میں تشریف فرما تھے جب (ہاتھ دھلانے کیلئے) طشت لایا گیا اور ان کے ہاتھ دھلانے کی کوشش کی گئی تو آپؑ نے فرمایا: اس سے آغاز کرو جو تمہاری دائیں جانب موجود ہے۔ (الفروع)

۴۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیری باسناد خود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: صاحب منزل کھانے کی ابتداء کرے، سب سے پہلے ہاتھ دھوئے اور کھانے کے بعد سب سے آخر میں دھوئے۔ (قرب الاسناد)

باب ۵۱

ایک ہی برتن میں ہاتھوں کا دھونا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عمرو بن ثابت سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک ہی برتن میں ہاتھوں کو دھوؤ اس طرح تمہارے اخلاق عمدہ ہوں گے۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ جناب برقیؒ باسناد خود ولید بن صبیح سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم چند آدمیوں نے ایک رات حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہاں رات کا کھانا کھایا امام علیہ السلام نے ہاتھ دھونے کیلئے پانی منگوایا اور فرمایا: آؤ۔ تاکہ آج رات ہم مشرکین کے طریقہ کی خلاف ورزی کریں اور سب اکٹھے ہاتھ دھوئیں۔ (المحاسن)

باب ۵۲

جب کھانے کے بعد ہاتھ دھوئے جائیں تو (انہیں خشک کرنے کیلئے) تولیہ استعمال کرنا جبکہ پہلے تولیہ استعمال نہ کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود مرازم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ کھانے سے پہلے جب ہاتھ دھوتے ہیں تو تولیہ استعمال نہیں کرتے تھے اور کھانے کے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بعد جب ہاتھ دھوتے تھے تو پھر تولیہ استعمال کرتے تھے۔ (الفروع، التہذیب، المحاسن)

۲۔ نیز باسنادِ خود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کھانے کے لئے ہاتھ دھوؤ تو تولیہ استعمال نہ کرو۔ کیونکہ جب تک ہاتھوں میں تری باقی رہتی ہے تب تک کھانے میں برکت باقی رہتی ہے۔ (الفروع، المحاسن)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۹ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۵۴ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵۳

اس تولیہ کے ساتھ ہاتھ صاف کرنا مکروہ ہے جس کے ساتھ کچھ طعام لگا ہوا ہو جب تک کوئی چوس نہ لے اور چکناہٹ والے تولیہ کا گھر میں رکھنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود زید شحام سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ کھانے کے احترام کی خاطر اس تولیہ سے ہاتھ صاف کرنے کو ناپسند فرماتے تھے جس کے ساتھ کچھ کھانا لگا ہوا ہو۔ جب تک آدمی یا کوئی بچہ اسے چوس نہ لے۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسنادِ خود یعقوب بن سالم سے اور وہ مرفوعاً حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: چکناہٹ والا تولیہ گھر میں نہ رکھا کرو۔ کیونکہ وہ شیطان کی پناہ گاہ ہوتا ہے۔ (الفروع)

۳۔ حضرت شیخ صدوقؒ علیہ الرحمہ باسنادِ خود حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے حدیث اربعمأۃ میں فرمایا: بچوں کو چکناہٹ سے صاف کر دیا کرو۔ کیونکہ شیطان چکناہٹ کو سونگھتا ہے جس سے بچہ سونے میں ڈر جاتا ہے اور اس سے دونوں فرشتوں کو بھی اذیت ہوتی ہے۔ (الخصال)

باب ۵۴

کھانا کھانے کے بعد جب ہاتھ دھوئے جائیں تو ان سے منہ، اور دونوں آبروؤں کو مس کرنا اور یہ ورد کرنا ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُحْسِنِ الْمُجْمِلِ الْمُنْعِمِ الْمُفْضِلِ﴾ اور منقولہ دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابراہیم بن عقبہ سے اور وہ مرفوعاً حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہاتھ دھونے کے بعد چہرہ کا اس تری سے مسح کرنا چہرہ کی چھائیوں کو دور کرتا ہے اور رزق

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

میں اضافہ کا باعث ہے۔ (الفروع)

۲۔ نیز باسناد خود مفضل سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کی خدمت میں آشوب چشم کی شکایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: آیا تو ایک عجیب بات چاہتا ہے؟ پھر فرمایا: کھانا کھانے کے بعد جب ہاتھ دھوئے تو اس تری سے اپنے ابرؤوں کو مس کر اور یہ ورد کر ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُحْسِنِ الْمُجْمِلِ الْمُنْعِمِ الْمُفْضِلِ﴾۔ راوی کا بیان ہے کہ جب میں نے ایسا کیا تو اس کے بعد پھر کبھی میں آشوب چشم میں مبتلا نہیں ہوا۔ (ایضاً)

۳۔ جناب برقیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث میں وارد ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کھانے کے بعد جب ہاتھ دھوؤ۔ تو تولیہ سے خشک کرنے سے پہلے اس تری سے چہرہ اور دونوں آنکھوں کو مس کرو۔ اور اس وقت یہ دعا پڑھو: ﴿اللّٰھم انی اسئلک المحبة والزینة و اعوذ بک من المقت والبغضة﴾۔ (المحاسن)

باب ۵۵

کھانا کھلانے میں شیعوں کو دوسرے لوگوں پر ترجیح دینا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب احمد بن محمد برقیؒ باسناد خود عمرو بن ابی المقدام سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر میں اپنے ایک شیعہ کو پیٹ بھر کر کھانا کھلاؤں تو یہ بات مجھے لوگوں کے ایک افق کو کھانا کھلانے سے زیادہ پسند ہے۔ عرض کیا گیا کہ افق کس قدر ہوتا ہے۔ فرمایا: ایک لاکھ۔ (المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود وصافی سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر میں ایک برادر مومن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلاؤں تو یہ بات مجھے دس مسکینوں کو کھانا کھلانے سے زیادہ پسند ہے۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسناد خود صفوان بن مہران سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر میں اپنے اصحاب میں سے ایک آدمی کو کھانا کھلاؤں یہاں تک کہ اس کا پیٹ بھر جائے تو یہ بات مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں بازار میں جاؤں اور ایک غلام خرید کر آزاد کروں اور اگر اپنے اصحاب (اہل ایمان) میں سے ایک شخص کو ایک درہم دوں تو یہ مجھے دس درہم خرچ کرنے سے زیادہ پسند ہے اور اگر اسے دس درہم دوں تو یہ مجھے سو درہم صدقہ دینے سے زیادہ محبوب ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علامؒ فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۳ میں) گزر چکی ہیں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

باب ۵۶

کھانا کھانے کی ابتداء میں اور اس کے اثناء میں خدا کا نام لینا اور اس کی حمد و ثنا کرنا مستحب ہے نہ کہ خاموش رہنا۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود کلیب اسدی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی کھانا کھانا چاہے اور ہاتھ نیچے کرے اور کہے ﴿بسم اللّٰہ و الحمد للّٰہ رب العالمین﴾ تو اس سے پہلے کہ لقمہ اس کے پیٹ میں جائے خدا اسے بخش دیتا ہے۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود محمد بن مروان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب صبح اور شام کا کھانا (تمہارے سامنے) رکھا جائے تو کہو ﴿بسم اللّٰہ﴾۔ اس وقت شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ باہر نکلو یہاں تمہارے رات کے کھانے اور شب باشی کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ اور جب آدمی بسم اللہ کہنا بھول جائے تو تب شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے آؤ کہ یہاں تمہارے رات کے کھانے اور شب باشی کا اہتمام ہے۔ (ایضاً)

۳۔ نیز اسی سلسلۂ سند سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا: جو شخص کھانے پر خدا کا نام لے تو اس سے کبھی اس نعمت کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔ (الفروع، ثواب الاعمال، امالی، المحاسن)

۴۔ نیز باسناد خود حسین بن عثمان سے اور وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کھانا کھاؤ تو اس کی ابتداء اور انتہا پر اللہ کا نام لو۔ کیونکہ جب بندہ کھانے سے پہلے اللہ کا نام لے تو پھر شیطان اس کے ساتھ نہیں کھاتا۔ اور جب خدا کا نام نہ لے تو پھر شیطان اس کے ہمراہ کھاتا ہے اور جب وہ اور شیطان کھا چکیں تو یہ خدا کا نام لے تو پھر شیطان قئے کر دیتا ہے۔ (الفروع، المحاسن)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ بن مہران سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے سماعہ! کھانا کھانا چاہئے اور (خدا کی) حمد کرنی چاہئے اور کھانا کھاتے وقت (ذکر خدا سے) خاموشی اختیار نہیں کرنی چاہئے۔ (الفقیہ)

۶۔ جناب محمد بن علی بن عثمان کراجکی اپنی کتاب کنز الفوائد میں نقل کرتے ہیں کہ ایک بار ابوحنیفہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہمراہ کھانا کھایا۔ جب امام علیہ السلام کھانے سے ہاتھ اٹھا چکے (فارغ ہو چکے) تو فرمایا: ﴿الحمد للّٰہ رب العالمین اللّٰھم ھذا منک و من رسولک!﴾ (ہر قسم کی تعریف خدا کے لئے جو

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

عالمین کا پالنہار ہے) اے اللہ! یہ تیری اور تیرے رسولؐ کے طرف سے ہے)۔ اس پر ابوحنیفہ نے کہا: اے ابو عبداللہؑ! آپؑ نے (پیغمبرکو) خدا کے ساتھ شریک قرار دے دیا ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: افسوس ہے تم پر خدا قرآن میں فرماتا ہے کہ ان لوگوں نے اور کوئی عیب جوئی نہیں کی سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے ان کو اپنے فضل سے غنی کر دیا ہے)۔ اور ایک اور جگہ فرماتا ہے کہ اگر وہ خدا و رسولؐ کی عطا پر راضی ہو جاتے اور کہتے کہ ہمارے لئے خدا کافی ہے اور عنقریب خدا اور اس کا رسولؐ اپنے فضل سے ہمیں عطا کریں گے (تو یہ بات ان کے لئے بہتر ہوتی)۔ اس پر ابوحنیفہ نے کہا: بخدا گویا میں نے کبھی ان آیات کو پڑھا بھی نہ تھا۔[1]

(کنز الفوائد کراجکی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (سابقہ باب میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہے اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵۷

کھانا کھانے کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھنا اور اس کے اختتام پر خدا کی حمد کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں بارہ حدیثیں ہیں جن میں سے پانچ مکررات کو قلمزد کر کے باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب دسترخوان بچھایا جاتا ہے تو اسے چار ہزار فرشتے گھیرے ہوئے ہوتے ہیں۔ پس جب بندہ اللہ کا نام لیتا ہے (بسم اللہ پڑھتا ہے) تو وہ کہتے ہیں اللہ تمہیں اس کھانے میں برکت عطا فرمائے۔ اور پھر شیطان سے کہتے ہیں کہ اے فاسق یہاں سے نکل جا۔ تجھے ان پر کوئی قابو نہیں ہے۔ اور جب فارغ ہوں اور کہیں: ﴿الحمد للہ﴾۔ تو فرشتے کہتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے نعمت سے نوازا اور انہوں نے اپنے پروردگار کا شکر ادا کیا۔ اور جب کھانے والے خدا کا نام لینا بھول جائیں تو فرشتے شیطان سے کہتے ہیں: اے فاسق تو قریب آ اور ان کے ہمراہ کھا۔ اور جب دسترخوان اٹھا لیا جائے اور لوگ اپنے خدا کا نام نہ لیں (اور اس کی حمد نہ کریں) تو فرشتے کہتے ہیں: یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے نعمت سے

---

[1] مخفی نہ رہے کہ اولاً تو یہ روایت مرسل اور مقطوع السند ہونے کی وجہ سے قابل وثوق نہیں ہے اور ثانیاً یہ استدلال ظواہر الفاظ پر مبنی ہے اور قیاسی ہے ورنہ حقیقت الامر یہ ہے کہ یہاں "اغنا" (غنی کرنے) اور "ایتاء" (عطا کرنے) کی نسبت خدا کی طرف حقیقی ہے کہ وہی مالدار بنانے والا اور روزی عطا فرمانے والا ہے۔ اور رسولؐ کی طرف ان امور کی نسبت مال غنیمت وغیرہ دینے کی وجہ سے مجازی ہے۔ اس بات کی مزید وضاحت ہماری کتاب "اصول الشریعۃ" اور ہماری تفسیر "فیضان الرحمٰن" میں دیکھی جائے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

نوازا مگر وہ اپنے پروردگار کو بھول گئے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب، المحاسن)
واضح رہے کہ المحاسن میں چار ہزار کی بجائے چار فرشتے وارد ہے)۔

۲۔ نیز باسنادِ خود ابو بصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب دسترخوان بچھایا جائے تو کہہ: ﴿بسم اللہ﴾۔ اور جب کھانا کھائے تو کہہ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اَوَّلِہٖ وَ آخِرِہٖ﴾ اور جب دسترخوان اٹھایا جائے تو کہہ: ﴿الحمد للہ﴾۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسنادِ خود ابی خدیجہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہر چیز کی ایک حد مقرر ہوتی ہے۔ اسی اثناء میں دسترخوان بچھایا گیا۔ تو لوگوں نے عرض کیا کہ اس کی حد کیا ہے؟ فرمایا: اس کی حد یہ ہے کہ جب بچھایا جائے تو اللہ کا نام لیا جائے (بسم اللہ پڑھی جائے) اور جب اٹھایا جائے تو اس کی حمد کی جائے (الحمد للہ کہا جائے)۔ اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے اور جو کچھ دوسرے شخص کے سامنے موجود ہے اس کی طرف ہاتھ نہ بڑھائے۔ (الفروع، المحاسن)

۴۔ نیز باسنادِ خود جراح مدائنی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کھانے پر اللہ کا نام لو (بسم اللہ پڑھو) اور جب فارغ ہو تو کہو: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ﴾۔ (ایضاً)

۵۔ نیز باسنادِ خود مسمع سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنے اہل و عیال کو (کھانے کیلئے) اکھٹا کرے اور دسترخوان بچھائے اور کھانے کی ابتداء میں اللہ کا نام لیں اور اس کے اختتام پر اس کی حمد کریں تو دسترخوان کے اٹھائے جانے سے پہلے ان کو بخش دیا جاتا ہے۔ (الفروع)

۶۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود عبداللہ بن ہلال سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب خدا کے فرستادے جناب خلیل خدا کے پاس آئے اور وہ بھونا ہوا بچھڑا ان کے لئے لائے اور کہا کہ کھاؤ۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک نہیں کھائیں گے جب تک آپؑ یہ نہ بتائیں کہ اس کی قیمت کیا ہے؟ اس پر آپؑ نے فرمایا کہ جب کھانا شروع کرو تو کہو: بسم اللہ۔ اور جب ختم کرو تو کہو: الحمد للہ۔ (علل الشرائع)

۷۔ جناب برقی" باسنادِ خود حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! جب کھانا کھانے لگو تو کہو: بسم اللہ۔ اور جب فارغ ہو تو کہو: الحمد للہ۔ جب ایسا کرو گے تو تمہارے دونوں محافظین (کراماً کاتبین) برابر

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تمہارے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے یہاں تک کہ تم دسترخوان اٹھالو گے۔ (المحاسن)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور آئندہ کچھ ایسی حدیثیں بھی بیان کی جائینگی جو بظاہر اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ بسم اللہ کا پڑھنا واجب ہے اور شاید وہ سنت مؤکدہ پر محمول ہیں۔

باب ۵۸

جو شخص کھانے کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ جب اسے یاد آئے تو یوں کہے: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَوَّلِهٖ وَ آخِرِهٖ﴾ اور کھانا کھانے والی ایک جماعت ہو تو جب ایک شخص بسم اللہ پڑھ لے تو دوسروں کی طرف سے کافی ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود داؤدؒ بن فرقد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے بسم اللہ والی حدیث میں راوی کے اس سوال کہ "اگر میں بسم اللہ کا پڑھنا بھول جاؤں تو؟" کے جواب میں فرمایا: (جب یاد آئے) تو کہو: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَوَّلِهٖ وَ آخِرِهٖ﴾۔

(الفروع، التہذیب، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود عبدالرحمٰن بن الحجاج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرمارہے تھے کہ جب دسترخوان بچھایا جائے تو (کھانے والوں میں سے) ایک شخص بسم اللہ پڑھ لے تو وہ ان سب کی طرف سے کافی ہے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: مروی ہے کہ جو شخص ہر قسم کے کھانے پر بسم اللہ پڑھنا بھول جائے وہ صرف ایک بار کہہ دے: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَوَّلِهٖ وَ آخِرِهٖ﴾۔ (الفقیہ)

باب ۵۹

کھانے کے آغاز اور اختتام پر منقولہ دعا کا پڑھنا اور کھانے کی خواہش پر خدا کی حمد کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ہشام بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میرے والد ماجد علیہ السلام پڑھا کرتے تھے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الذی اشبعنا فی جائعین و اروانا فی ظامئین و آوانا فی ضاحین و حملنا فی راجلین و آمننا فی خائفین و اخدمنا فی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

عانین﴾۔(الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی گھر والوں کے ہاں کھانا کھاتے تھے تو ان کو دعا دیتے ہوئے فرماتے تھے: ﴿طعم عندکم الصائمون و اکل طعامکم الابرار و صلّت علیکم الملائکۃ الاخیار﴾۔(ایضاً)

۳۔ نیز باسناد خود احمد بن الحسن میثمی سے اور وہ مرفوعاً حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب ان کے سامنے دسترخوان رکھا جاتا تھا تو آپؐ یہ دعا پڑھتے تھے: ﴿سبحانک اللّٰھم ما احسن ما تبتلینا اللّٰھم ما اکثر ما تعطینا سبحانک ما اکثر ما تعافینا اللّٰھم اوسع علینا و علی فقراء المؤمنین و المسلمین﴾۔(ایضاً)

۴۔ نیز باسناد خود ابو یحییٰ صنعانی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے سامنے کھانا رکھا جاتا تھا تو آپؐ یہ دعا پڑھتے تھے: ﴿اللّٰھم ھذا من منک و فضلک و عطائک فبارک لنا فیہ وسوّغناہ و ارزقنا خلفا انا اکلنا و ربّ محتاج الیہ رزقت فاحسنت اللّٰھم اجعلنا من الشاکرین﴾۔اور جب دسترخوان اٹھایا جاتا تو یہ دعا پڑھتے تھے: ﴿الحمد للّٰہ الذی حملنا فی البر و البحر ورزقنا من الطیبات و فضّلنا علی کثیر ممن خلق تفضیلا﴾۔(ایضاً)

۵۔ نیز باسناد خود ابراہیم بن مہزم سے اور وہ ایک آدمی سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے دسترخوان اٹھایا جاتا تھا تو آپؐ یہ دعا پڑھتے تھے: ﴿اللّٰھم اکثرت و اطبت و بارکت و اشبعت و ارویت. الحمد للّٰہ الذی یطعم ولا یطعم﴾۔(ایضاً)

۶۔ نیز باسناد خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہاں کھانا کھایا میں گن نہیں سکا کہ آپؐ نے کتنی بار پڑھا: ﴿الحمد للّٰہ الذی جعلنی اشتھیہ﴾۔(ایضاً)

۷۔ نیز باسناد خود ابن بکیر سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپؐ نے ہمیں کھانا کھلایا۔ پھر ہم نے ہاتھ اٹھائے اور میں نے کہا: ﴿الحمد للّٰہ﴾۔اس پر امام علیہ السلام نے کہا: ﴿اللّٰھم لک الحمد بمحمد رسولک لک الحمد اللّٰھم لک الحمد صل علی محمد و علی اھل بیتہ﴾۔(ایضاً)

۸۔ نیز باسناد خود یونس بن ظبیان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

خدمت میں حاضر تھا کہ رات کے کھانے کا وقت ہو گیا۔ تو میں جانے کے لئے اٹھنے لگا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوعبداللہ بیٹھ جا۔ پس میں بیٹھ گیا۔ یہاں تک کہ دسترخوان بچھایا گیا۔ اس وقت امام علیہ السلام نے بسم اللہ پڑھی۔ اور جب (کھانے سے) فارغ ہوئے تو کہا: ﴿الحمد للّٰه هذا منک و من محمد صلی اللّٰه علیه و آله﴾۔ (ایضاً)

۹۔ جناب برقیؒ باسنادخود ابوحمزہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام جب کھانا کھا چکتے تھے تو یوں حمد خدا کرتے تھے: ﴿الحمد للّٰه الذی اطعمنا و سقانا و کفانا و ایدنا و آوانا و انعم علینا و افضل الحمد للّٰه الذی يُطعم ولا يُطعم﴾۔ (المحاسن، الفقیہ)

باب ۶۰

کہنہ کو تازہ کے ہمراہ کھانا مستحب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادخود دارم بن قبیصہ سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرینؑ کے سلسلہ سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں روایت کرتے تھے کہ آپ کھجور کے شگوفہ اور اس کی گوند کو تازہ کھجور کے ساتھ کھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ ابلیس (خدا اس پر لعنت کرے) کو سخت غصہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ فرزند آدم اب تک زندہ ہے یہاں تک کہ پرانے کو نئے کے ساتھ ملا کر کھاتا ہے۔ (عیون الاخبار)

باب ۶۱

(کھانے کے) ہر برتن اور ہر قسم و رنگ کے کھانے پر اور جب بھی کھانے کی طرف عود کیا جائے (بلکہ) ہر لقمہ پر بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود داؤد بن فرقد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کھانے پر بسم اللہ کس طرح پڑھوں؟ فرمایا: جب (کھانے کے) مختلف برتن ہوں تو ہر برتن پر بسم اللہ پڑھو۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ نیز باسنادخود مسمع سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اس تکلیف کی شکایت کی جو مجھے کھانے کی وجہ سے ہوتی ہے؟ امامؑ نے فرمایا: تو نے بسم اللہ نہیں پڑھی۔ عرض کیا کہ میں بسم اللہ پڑھتا ہوں پھر بھی کھانا مجھے تکلیف دیتا ہے۔ فرمایا: جب بسم اللہ کو لوگوں سے کلام کر کے قطع کر دو تو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

جب پھر کھانے کی طرف لوٹو تو بسم اللہ پڑھتے ہو؟ عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا: اسی وجہ سے طعام تمہیں ضرر پہنچاتا ہے۔ جب تم کھانے کی طرف لوٹے تھے اگر اس وقت بسم اللہ پڑھ لیتے تو وہ تمہیں نقصان نہ پہنچاتا۔ (الفروع، المحاسن)

۳۔ نیز باسناد خود داؤد بن فرقد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص کھانے پر بسم اللہ پڑھے اسے اس سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ اس پر ابن کوا (منافق) نے کہا: کل رات میں نے بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھایا مگر اس نے مجھے اذیت پہنچائی۔ اس پر آپؑ نے فرمایا: اے لئیم! شاید تو نے کئی قسم کا کھانا کھایا ہے اور بعض پر بسم اللہ پڑھی ہے اور بعض پر نہیں پڑھی۔ (الفروع، الفقیہ، المحاسن)

۴۔ جناب برقیؒ باسناد خود عبداللہ ارجانی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ مجھے کبھی بدہضمی کی شکایت نہیں ہوئی کیونکہ میں نے جب بھی کوئی لقمہ منہ میں ڈالنے کیلئے اٹھایا تو پہلے بسم اللہ پڑھی ہے۔ (المحاسن)

باب ۶۲

گھر سے نکلنے سے پہلے کچھ کھا لینا مستحب ہے اگرچہ روٹی یا نمک ہی کیوں نہ ہو۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب احمد بن ابوعبداللہ البرقیؒ باسناد خود حسین بن نعیم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مومن کو چاہیے کہ جب تک کچھ کھا نہ لے تب تک (سفر پر) گھر سے نہ نکلے۔ (المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود حماد بن عثمان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تم کسی کام کے لئے (گھر سے باہر) جانا چاہو تو نمک کے ساتھ روٹی کا ٹکڑا کھا لو کہ یہ بات تمہارے لئے عزت اور قضائے حاجت کا باعث ہے۔ (ایضاً)

باب ۶۳

جس شخص پر کوئی مصیبت آئے تو اس کے پڑوسیوں کے لئے مستحب ہے کہ تین دن تک اس کے گھر (پکا پکایا) طعام بھیجنے کا انتظام کریں۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب احمد بن ابوعبداللہ البرقیؒ باسناد خود ہشام بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب جناب جعفر بن ابی طالب (طیارؒ) شہید ہوئے تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو حکم دیا کہ تین دن تک اسماء بنت عمیس (زوجۂ جناب جعفرؓ) کے لئے طعام کا انتظام کریں۔ اور اپنی عورتوں کے ساتھ تین دن تک ان کے ہاں (تعزیت کیلئے) جائیں۔ پس اس بات سے یہ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سنت جاری ہوگئی کہ اہل مصیبت کیلئے تین دن تک طعام کا انتظام کیا جائے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (ابواب دفن میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۶۴

کھانا کھانے سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھوں کا دھونا واجب نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے پانچ مکررات کو چھوڑ کر باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب احمد بن ابوعبداللہ البرقیؒ باسناد خود ابوبکر حضرمی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہمارے لئے طعام منگواتے تھے اور کھانے سے پہلے ہمارے ہاتھ نہیں دھلاتے تھے۔ البتہ خادم کو حکم دیتے تھے جو کھانے کے بعد ہاتھ دھلاتا تھا۔ (المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود سماعہ بن مہران سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ جو شخص گوشت کھائے یا دودھ پیئے آیا اس پر وضو کرنا لازم ہے؟ فرمایا: نہیں۔ پھر فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بکری کی ران کھائی تھی اور پھر نماز پڑھی تھی اور وضو نہیں کیا تھا۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسناد خود جناب ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بکری کی ران لائی گئی۔ اور آپؐ نے اس سے کچھ گوشت کھایا۔ پھر مؤذن نے ظہر کی اذان دی اور آپؐ نے نماز پڑھائی اور پھر عصر کی اذان دی اور آپؐ نے عصر کی نماز پڑھائی مگر پانی کو چھوا بھی نہیں۔ (ایضاً)

۴۔ نیز باسناد خود شعیب عقرقوفی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہمراہ صبح کا کھانا کھایا۔ مگر امام علیہ السلام نے طعام سے پہلے یا اس کے بعد ہاتھ نہیں دھوئے۔ (ایضاً)

۵۔ نیز باسناد خود سلیمان بن جعفر جعفری سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ بعض اوقات دسترخوان بچھایا جاتا تھا۔ اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے تھے کہ جس کے ہاتھ صاف ہیں اگر وہ نہ دھوئے تو اس کے کھانا کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (ایضاً)

باب ۶۵

ثرید (گوشت روٹی) کا اس کی چوٹی سے کھانا مکروہ ہے بلکہ اس کے اطراف سے کھانا اور سیر ہو کر کھانا اور کھلانا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود غیاث بن ابراہیم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ثرید کے سر (چوٹی) سے نہ کھاؤ بلکہ اس کے اطراف سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کھاؤ۔ کیونکہ برکت اس کے سر میں ہے (لہذا برکت کو ختم نہیں کرنا چاہئے)۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ جناب برقیؒ باسناد خود عبدالاعلیٰ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہمراہ کھانا کھایا چنانچہ بھونی ہوئی مرغی اور حلوا لایا گیا۔ فرمایا: فاطمہ کے لئے ہدیہ بھیجا گیا ہے (جو آپ نے ہمیں بھیج دیا) پھر فرمایا: اے کنیز! ہمارا معروف طعام لے آ۔ چنانچہ وہ ثرید لے کر آئی جس میں سرکہ اور زیتون کا تیل شامل تھا۔ (المحاسن)

۳۔ نیز باسناد خود حفص بن البختری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے آیت مبارکہ ﴿لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے کہیں اجل واکرم ہے کہ اپنے مومن سے اس کے کھانے اور پینے کے بارے میں بازپرس کرے۔ (ایضاً)

۴۔ نیز باسناد خود ابوالجارود سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ گوشت اور گھی باہم ملایا جائے تو اس کا کھانا کیسا ہے؟ فرمایا: کھا اور مجھے بھی (ایسا لذیذ کھانا) کھلا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۵، ۲۷ اور ۲۸ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۶۶

اپنی جانب سے کھانا کھانا مستحب ہے نہ کہ کسی اور کے آگے سے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن قداح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھائے تو اپنی جانب سے کھائے۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود ابوخدیجہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ ہر آدمی اپنی طرف سے کھائے اور دوسرے آدمی کے سامنے سے کچھ نہ اٹھائے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۶۳ و ۶۴ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۶۷

پیالہ کا صاف کرنا اور کھانے کے بعد انگلیوں کا چاٹنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عمرو بن جمیع سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کھانے کے) پیالے کو صاف کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو شخص پیالے کو صاف کرے تو گویا اس نے ایسا ایک پیالہ صدقہ کیا ہے۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود ابوالبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھائے اور پھر ان انگلیوں کو چاٹے جن سے کھایا ہے تو خدائے عزوجل اس سے فرماتا ہے: اللہ تجھے برکت عطا فرمائے۔ (ایضاً)

۳۔ جناب برقیؒ باسناد خود حماد بن عثمان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے کے بعد اپنی انگلیوں کو چاٹا کرتے تھے۔ (المحاسن)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ دوسرے حکم پر دلالت کرنے والی بعض حدیثیں اس سے پہلے گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۷۸ میں) آئیں گی انشاءاللہ تعالیٰ۔

باب ۶۸

ہاتھ کے ساتھ اور وہ بھی تین انگلیوں سے یا سب سے کھانا مستحب ہے نہ کہ صرف دو انگلیوں سے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو خدیجہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپؑ (کھانا کھاتے وقت) غلام کی طرح بیٹھتے تھے اور ہاتھ زمین پر رکھتے تھے اور تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی طرح کھاتے تھے اور جباروں کی طرح دو انگلیوں سے نہیں کھاتے تھے۔ (الفروع)

۲۔ نیز باسناد خود علی بن محمد سے اور وہ مرفوعاً حضرت امیر علیہ السلام کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ مسواک عرض میں کرتے تھے اور تمام انگلیوں سے کھاتے تھے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاءاللہ تعالیٰ۔

باب ۶۹

مکمل طور پر کھائے بغیر پھل فروٹ پھینک دینا مکروہ ہے۔ اور جب کھانا حاضر ہو تو سائل کو رد کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود نادر خادم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک دن غلاموں نے پھل

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فروٹ کھایا اور پوری طرح نہ کھایا اور پھینک دیا اس پر حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: سبحان اللہ! اگر تم شکم سیر ہو گئے تھے اور تمہیں کوئی ضرورت نہیں تھی تو دوسرے (محتاج لوگ) تو سیر نہیں ہوئے (لہٰذا پھینکنے کی بجائے) کسی محتاج کو کھلا دیتے۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ جناب برقیؒ باسناد خود ابن قداح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ کھانا رکھا جائے اور کوئی سائل آ جائے تو اسے ہرگز خالی نہ لوٹاؤ۔ (المحاسن)

باب ۷۰

جب نماز کے اول وقت میں کھانا آ جائے تو پہلے کھانا مستحب ہے اگر اول وقت میں نہ آئے تو پھر پہلے نماز پڑھنا مستحب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ بن مہران سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ادھر نماز کا وقت داخل ہو جاتا ہے اُدھر کھانا بھی لگا دیا جاتا ہے تو؟ فرمایا: اگر نماز کا اول وقت ہے تو پھر پہلے کھانا کھائے اور اگر کچھ وقت گزر چکا ہے اور نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ ہے تو پھر پہلے نماز پڑھے۔ (الفروع، التہذیب، المحاسن)

باب ۷۱

مومن کو لقمہ اور پانی اور حلوا پکڑوانا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن فضیل سے اور وہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھانا کھلاتے تھے تو اسے لقمہ پکڑواتے تھے جو آپؐ کی آنکھوں کے سامنے موجود ہوتا تھا۔ اور جب پانی پیتے تھے تو دائیں جانب والے کو بھی پانی پلاتے تھے۔ (الفروع)

۲۔ نیز باسناد خود نادر الخادم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام اپنا ایک جوزینہ[1] دوسرے پر رکھتے تھے (خود بھی کھاتے تھے اور) مجھے بھی پکڑواتے تھے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابوداؤد رقی سے اور اپنی بیوی سے روایت کرتے ہیں موصوفہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے ایک خاص حلوا تیار کیا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اس وقت پیش کیا جبکہ

---

[1] یہ جوزینہ کا معرب جس سے مراد ایک مخصوص قسم کی مٹھائی ہے جو کھانڈ اور بادام سے بنائی جاتی ہے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

آپؑ کھانا کھا رہے تھے تو میں نے وہ حلوا آپؑ کے سامنے رکھ دیا اور امام علیہ السلام نے (خود بھی کھایا) اور اپنے اصحاب کو بھی لقمے پکڑوائے اور آپؑ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جو اپنے (برادر) مومن کو مٹھائی کا لقمہ کھلائے تو خدا اس سے قیامت کی تلخی کو دور فرمائے گا۔ (ثواب الاعمال)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۵۰ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۷۲

کھانے میں سے جو کچھ صحراء میں گر جائے اگر بکری کی ران ہی کیوں نہ ہو اس کا چھوڑ دینا اور اگر گھر میں گرے تو اس کا اٹھانا (اور کھانا) مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معمر بن خلاد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جو شخص اپنے گھر میں کھانا کھا رہا ہو۔ اور اس سے کچھ گر جائے تو اسے اٹھا لے اور جو صحراء میں یا گھر سے باہر کھائے اور کچھ گر جائے تو اسے پرندوں اور درندوں کے لئے چھوڑ دے۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن ولید کرمانی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے سامنے کھانا کھایا یہاں تک کہ جب میں فارغ ہو چکا اور دسترخوان اٹھا لیا گیا تو غلام نے ان ٹکڑوں کو اٹھانا شروع کیا جو کھانے سے گرے تھے۔ امام علیہ السلام نے اس سے فرمایا: جو کچھ صحراء میں (روٹی کا ریزہ) گرے اسے چھوڑ دو اگرچہ بکری کی ران ہی ہو...... اور جو کچھ گھر میں گرے اسے تلاش کر اور چن لے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۵۰ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۷۳

جمعہ کے دن اہل وعیال کے لئے گوشت اور پھل فروٹ لے آنا مستحب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اپنے اہل وعیال کے لئے ہر جمعہ کو کوئی عمدہ چیز لاؤ۔ جیسے پھل فروٹ یا گوشت تاکہ وہ جمعہ کے آنے سے خوش ہوں۔ (الفروع، التہذیب)

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

باب ۷۴

کھانا کھانے کے بعد چت لیٹنا اور دائیں پاؤں کا بائیں پاؤں پر رکھنا مستحب ہے اور کھاتے وقت کپڑوں پر تولیہ کا رکھنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود احمد بن محمد بن ابونصر سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کھانا کھا چکو تو چت لیٹ کر اپنا دایاں پاؤں بائیں پاؤں پر رکھو۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ جناب برقیؒ باسناد خود فضل بن یونس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ جب حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے میرے ہاں دوپہر کا کھانا کھایا تو ان کے پاس تولیہ لایا گیا تا کہ اسے اپنے کپڑوں پر ڈال لیں۔ مگر آپؑ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔[۱] (المحاسن)

۳۔ نیز باسناد خود احمد بن محمد بن ابونصر سے اور وہ ایک اور شخص سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو دیکھا کہ جب دوپہر کا کھانا کھا چکے تو چت لیٹ گئے۔ اور اپنا دایاں پاؤں اپنے بائیں پر رکھ دیا۔ (ایضاً)

باب ۷۵

مؤمن کی دعوت (طعام) کو قبول کر کے اس کے ہاں کھانا کھانا مستحب ہے اگرچہ آدمی کو مستحبی روزہ ہی کیوں نہ ہو۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب احمد بن ابوعبداللہ برقیؒ باسناد خود حسین بن حماد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تمہارا (دینی) بھائی تمہیں (دعوتِ طعام دیتے ہوئے) کہے کہ میرے ہاں کھانا کھاؤ جبکہ تم روزہ سے ہو تو پھر کھا۔ اور اسے قسم دینے پر مجبور نہ کر۔ (المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود سماعہ بن مہران سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تو اپنے بھائی کے گھر میں داخل ہو (اس کا مہمان بنے) تو اس کے ساتھ تیرا کوئی حکم نہیں (چلے گا) بلکہ میزبان کا حکم چلے گا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے آداب صائم میں گزر چکی ہیں۔

---

[۱] مخفی نہ رہے کہ اس سے کراہت کا ثابت کرنا مشکل ہے۔ کما لا یخفی۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

باب ۷۶

گھر میں دستر خوان سے جو ریزے گرتے ہیں اگرچہ وہ تل کے برابر ہی کیوں نہ ہوں ان کا ڈھونڈنا اور بقصد شفا کھانا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن صالح خثعمی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں دردِ کمر کی شکایت کی؟ فرمایا: دستر خوان سے جو ریزے گرتے ہیں ان کو کھا۔ راوی نے بیان ہے کہ جب میں نے ایسا کیا تو میرا درد دور ہوگیا۔ ابراہیم (اس روایت کے ایک راوی) بیان کرتے ہیں کہ میری بھی دائیں بائیں جانب میں درد تھا تو جب میں نے ریزے کھائے تو مجھے بھی اس سے فائدہ ہوا۔ (الفروع، المحاسن)

۱۔ نیز باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کچھ (ریزے) دستر خوان سے گرتے ہیں وہ (اکھٹے کرکے) کھاؤ۔ کیونکہ وہ باذن اللہ ہر اس شخص کے لئے جو ان سے شفاء حاصل کرنا چاہے ہر بیماری سے باعث شفا ہیں۔ (ایضاً)

نیز باسناد خود معاویہ بن وھب سے اور وہ اپنے والد (وھب) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہاں کھانا کھایا پس جب دستر خوان اٹھالیا گیا تو امام علیہ السلام نے وہ ریزے جو اس سے گرے تھے چنے اور کھائے پھر فرمایا کہ یہ فقر کو دور کرتے ہیں اور اولاد کو زیادہ کرتے ہیں۔ (ایضاً)

۴۔ نیز باسناد خود عبداللہ ارجانی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا جبکہ آپؑ کھانا تناول فرما رہے تھے اور میں نے دیکھا کہ جو کچھ (ریزے) تل کی طرح دستر خوان سے گرتے تھے آپؑ ان کو تلاش کرکے اکھٹا کرتے جاتے تھے! میں نے عرض کیا کہ میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! آپؑ یہ ریزے اکھٹے کر رہے ہیں؟ فرمایا: یہ تمہارا رزق ہے۔ اسے کسی اور کے لئے نہ چھوڑو۔ (پھر فرمایا) ان میں ہر بیماری کی شفاء ہے۔ (ایضاً)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو کچھ دستر خوان سے (ریزے) گرتے ہیں یہ حور العین کا حق مہر ہے۔ (عیون الاخبار و صحیفۃ الرضا)

۶۔ جناب برقیؒ باسناد خود ابو اسامہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

دسترخوان سے چھوٹے سے ریزے کو اٹھاتا ہوں تو خادم ہنستا ہے۔ (المحاسن)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۷۲ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۷۷

جو کوئی آدمی روٹی کا کوئی ٹکڑا یا کھجور کا کوئی دانہ پائے اس کے لئے مستحب ہے کہ اسے اٹھائے اور کھائے اور اگر کسی گندی جگہ پر ملے تو پھر مستحب ہے کہ اسے (پہلے) دھوئے اور (پھر) کھائے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب احمد بن ابوعبداللہ البرقیؒ باسناد خود ابن ابی عمیر سے اور وہ ایک اور شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے روٹی کے ٹکڑے اور کھجور کے ایک دانے کے بارے میں فرمایا کہ وہ زمین میں پڑے ہوتے ہیں اور ایک انسان انہیں اٹھاتا ہے...... اور کھاتا ہے تو وہ ابھی اس کے پیٹ میں قرار نہیں پکڑتے کہ اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (المحاسن)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عمرو بن جمیع سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص روٹی کا کوئی ٹکڑا کہیں پائے اور اسے کھائے تو اس کیلئے ایک نیکی ہے اور جو اسے کسی گندی جگہ پر پائے اور اسے اٹھائے اور پاک کرے (اور پھر کھائے) تو اس کیلئے ستر نیکیاں ہیں۔ (الفروع، المحاسن)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود اسماعیل بن مسلم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص روٹی کا کوئی ٹکڑا یا کھجور کا کوئی دانہ پائے اور اسے کھا جائے تو وہ اس کے پیٹ سے الگ نہیں ہوتا کہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔ (امالی شیخ صدوق، المحاسن)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے آدابِ خلوت میں گزر چکی ہیں۔

باب ۷۸

اگر انگلیوں پر سالن لگا ہوا ہو تو ان کا چاٹنا مستحب ہے اور روٹی اور اس جیسی کسی (قابل احترام) چیز سے استنجا کرنا حرام ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عمرو بن شمر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہیں فرمایا: میں سالن کی وجہ سے اپنی انگلیوں کو چاٹتا ہوں اور ڈرتا ہوں کہ کہیں میرا خادم یہ خیال نہ کرے کہ یہ حرص و لالچ کی وجہ سے ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے (بلکہ احترام طعام کی وجہ سے ہے پھر) فرمایا: ایک قوم تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے وافر نعمتوں سے نوازا تھا اور وہاں نہریں بھی جاری تھیں مگر انہوں نے (اس طرح کفرانِ نعمت کیا کہ) گندم کے خالص آٹے کی روٹیاں پکائیں اور ان سے اپنے بچوں کا استنجا کرنے لگے حتیٰ کہ ان روٹیوں کا پہاڑ کی طرح ڈھیر لگ گیا۔ ایک دن ایک نیکوکار آدمی وہاں سے گزرا اور اس نے ایک عورت کو اپنے بچے کے ساتھ ایسا کرتے ہوئے دیکھا تو اس نے کہا: افسوس ہے تم پر اللہ سے ڈرو۔ کہیں اللہ تعالیٰ (غضبناک ہوکر) تمہاری ان نعمتوں کو تبدیل نہ کردے۔ اس پر اس عورت نے کہا کہ آپ ہمیں بھوک سے ڈراتے ہیں حالانکہ ہماری نہریں جاری ہیں ہمیں بھوک کا کیا خوف ہے؟ پس خدا ان پر غضبناک ہوا۔ اور نہروں کو کمزور کردیا اور بارش کا برسانا بند کردیا اور زمین سے نباتات اگانا بند کردیا۔ نتیجتاً وہ اس قدر کمزور ہوگئے کہ وہ (ان گندی روٹیوں کا) پہاڑ کھانے پر مجبور ہوگئے۔ اور وہ بھی ترازو پر تول تول کر۔[1] (الفروع، المحاسن)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۶۷ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۷۹

روٹی، گندم، جو کا احترام واجب ہے۔ اور ان کی اہانت کرنا اور پاؤں سے روندنا اور دسترخوان پر پاؤں رکھنا حرام ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود مسعدہ بن صدقہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: روٹی کا احترام کرو کیونکہ اس میں عرش سے لے کر فرش تک اور زمین سے لے کر اس کی بہت سی مخلوق تک بہت چیزوں نے کام کیا ہے تب روٹی پک کر تیار ہوئی ہے (پھر فرمایا) تم سے پہلے دانیالؑ نامی ایک نبی گزرے ہیں انہوں نے گھاٹ والے کو ایک روٹی دی تاکہ وہ

---

[1] سچ ہے کہ ۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال اپنی حالت کے بدلنے کا

نعوذ باللہ من الحوز بعد الکور۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اسے لے کر ان کو گزارے۔ اس نے روٹی کو پھینک کر کہا: میں روٹی کو لے کر کیا کروں گا یہ تو ہمارے ہاں اس قدر ہیں کہ ان کو پاؤں سے روندا جاتا ہے۔ جب جناب دانیالؑ نے یہ دیکھا تو آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا: اے اللہ! تو روٹی کا احترام کر۔ اس شخص نے جو کچھ کہا اور کیا ہے تو نے دیکھا اور سنا ہے! پس خدا نے بارش کو وحی کی کہ رُک جا اور زمین کو وحی کی کہ ٹھیکری کی طرح پکی ہو جا۔ پس جب بارش رک گئی اور زمین نے فصل اگانی چھوڑ دی تو ان لوگوں کا فقر و فاقہ اس حد تک بڑھا کہ انہوں نے ایک دوسرے کو کھانا شروع کر دیا۔ اور رفتہ رفتہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ ایک عورت نے دوسری سے کہا جبکہ ان کا ایک بیٹا تھا کہ آج میں اور تو مل کر میرا بیٹا کھائیں اور پھر جب بھوک لگے گی تو پھر تیرا بیٹا کھائیں گی چنانچہ انہوں نے مل کر اس کا بیٹا کھا لیا۔ اور جب پھر بھوک لگی تو حسب وعدہ اس عورت نے دوسری عورت کا بیٹا کھانے کو کہا تو اس نے انکار کر دیا۔ اور کہا: چلو اللہ کے نبی دانیالؑ کے پاس اپنا مقدمہ پیش کرتی ہوں (چنانچہ ان عورتوں نے اپنا ماجرا بیان کیا)۔ جناب دانیال علیہ السلام نے فرمایا: کیا نوبت اس حد تک پہنچ گئی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں بلکہ اس سے بھی سخت تر! تب جناب دانیال علیہ السلام نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض کیا: یا اللہ! اب اپنا فضل و کرم لوٹا اور گھاٹ والے آدمی اور اس جیسے لوگوں کے گناہ کی سزا بچوں اور دوسرے اچھے لوگوں کو نہ دے۔ تب خدا نے بارش کو برسنے اور زمین کو فصلیں اگانے کا حکم دیا۔ پس اب چھوٹے بچوں کی وجہ سے ان پر اپنا رحم و کرم کر دیا۔ (الفروع)

۲۔ جناب برقیؒ باسناد خود ہشام بن سالم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ہمارا ایک ساتھی ہے جس کی چھت پر گندم اور جو موجود ہے جسے وہ پاؤں سے روندتا ہے اور ان پر نماز بھی پڑھتا ہے۔ (یہ سن کر) امام علیہ السلام سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: اگر وہ ہمارے اصحاب میں سے نہ ہوتا تو میں اس پر لعنت کرتا۔ (دوسری روایت میں وارد ہے کہ فرمایا: آیا وہ اپنے لئے ایک جاءِ نماز نہیں بنا سکتا جس پر نماز پڑھے؟)۔ (المحاسن)

۳۔ مفسر عیاشی باسناد خود حفص بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: بنی اسرائیل میں کچھ لوگ ایسے تھے کہ ان کے لئے جب (وافر مقدار میں) طعام لایا جاتا تھا تو وہ اس سے تصویریں بنایا کرتے تھے اور ان سے استنجا کرتے تھے انجام کار خدا نے ان کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ وہ انہی تصویروں کو صاف کر کے ان کے کھانے پر مجبور ہو گئے۔ یہ ہے اس ارشاد خداوندی کا مطلب ﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً...... الآية﴾۔ (تفسیر عیاشی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (سابقہ باب میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بعد (باب ۸۱ میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸۰

اللہ تعالیٰ کی خاطر تواضع کرتے ہوئے عمدہ غذاؤں کا کھانا ترک کرنا حتیٰ کہ آٹا نہ چھاننا اور عجمیوں کے لذیذ کھانے ترک کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو چھوڑ کر باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب احمد بن ابوعبداللہ البرقیؒ باسناد خود طلحہ بن زید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کیلئے آٹا نہیں چھانا جاتا تھا۔ یہ امت برابر خیر و خوبی کے ساتھ رہے گی جب تک عجم والا لباس نہیں پہنے گی اور عجم والا کھانا نہیں کھائے گی۔ اور جب ایسا کرے گی تو اللہ تعالیٰ اسے ذلیل و خوار کردے گا۔ (المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود ابن قداح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد قبا میں داخل ہوئے تو ان کی خدمت میں ایک ایسا برتن پیش کیا گیا جس میں شہد ملا تازہ دودھ تھا آپؐ نے اس کے ایک یا دو گھونٹ پیے۔ اور پھر رکھ دیا۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہؐ! آپؐ اسے اس لئے نہیں پی رہے کہ یہ حرام ہے؟ فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع و فروتنی کرتے ہوئے ترک کر رہا ہوں۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسناد خود حبہ عرنی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں اعلیٰ قسم کے فالودہ کا پیالہ پیش کیا گیا تو آپؑ نے اس کی صفائی ستھرائی پر نگاہ ڈالی پھر اس میں اپنی انگلی رکھ کر دبائی جو اس کے نیچے تک چلی گئی پھر باہر نکالی اور فالودہ نہیں کھایا بلکہ صرف اپنی انگلی چاٹی اور فرمایا: حلال ہے پاکیزہ اور حرام نہیں مگر میں اپنے نفس کو (اس لذیذ غذا) کا عادی نہیں بنانا چاہتا جس کا اب تک اسے عادی نہیں بنایا (پھر فرمایا) اسے یہاں سے اٹھالو۔ چنانچہ لوگوں نے اسے وہاں سے اٹھالیا۔ (ایضاً)

۴۔ اسی قسم کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب فالودہ پیش کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ ہاتھ بڑھاؤ (یعنی کھاؤ) چنانچہ انہوں نے اپنے ہاتھ بڑھایا اور آپؑ نے بھی اپنا ہاتھ بڑھایا مگر پھر کھینچ لیا۔ اور فرمایا: مجھے یاد آیا کہ چونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے نہیں کھایا تو میں اس کا کھانا پسند نہیں کرتا۔ (ایضاً)

۵۔ نیز باسناد خود ابن بزیع سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ کھانا کھا رہے تھے سرکہ اور زیتون (کے ساتھ) ایک سیاہ رنگ کے پیالہ میں جس کے وسط زرد

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سیاہی سے قل ھو اللہ احد لکھا ہوا تھا فرمایا: اے بزیع قریب آ۔ پس میں قریب گیا اور کھانا کھایا۔ پس جب روٹی ختم ہوگئی تو آپ نے پانی کے تین گھونٹ پیے۔ پھر برتن مجھے پکڑوایا اور باقیماندہ (پانی) میں نے پیا۔ (ایضاً)

۶۔ جناب حسن بن محمد دیلمی باسناد خود سوید بن غفلہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں حضرت امام علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ آپؑ کے سامنے کچھ دودھ رکھا ہوا تھا جس کی کھٹاس کی بو میں محسوس کر رہا تھا اور ہاتھ میں (جو کی) ایک روٹی تھی جس پر چھان بورا کے اثرات نمایاں تھے۔ اور آپؑ اسے اپنے ہاتھ سے توڑ کر اس (دودھ) میں ڈالتے تھے (اور بھگو کر کھاتے تھے) مجھے دیکھ کر فرمایا: قریب آ اور ہمارا طعام کھا۔ میں نے عرض کیا کہ میں روزہ سے ہوں۔ آپ نے فرمایا: میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرما رہے تھے کہ جس شخص کو روزہ اس کے پسندیدہ کھانے سے روکے۔ تو خدا پر لازم ہے کہ اسے جنت کا کھانا کھلائے اور جنت کا مشروب پلائے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے فضہ سے کہا جو کہ آپؑ کے قریب کھڑی تھی کہ اے فضہ! افسوس ہے تمہارے لئے کیا آپ اس بزرگوار کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتیں؟ کہ اس آٹے کو چھان ہی لیا کریں۔ فضہ نے کہا کہ آپؑ ہی نے ہمیں پیشگی منع کر رکھا ہے کہ ہم ان کے لئے آٹا نہ چھانا کریں! آپؑ نے (میری سرگوشی سن کر) فرمایا: تو نے اس کو کیا کہا ہے؟ میں نے سارا قصہ کہہ سنایا۔ آپؑ نے فرمایا: میرے ماں باپ قربان ہو جائیں اس بزرگوار (پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جس کے لئے نہ کبھی آٹا چھانا جاتا تھا اور نہ جس نے کبھی تین دن تک پیٹ بھر کر گندم کی روٹی کھائی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی بارگاہ میں بلا لیا۔ سوید کا بیان ہے کہ آپؑ جو کا دانہ دار آٹا ایک تھیلی میں رکھ کر اس پر مہر لگا دیتے تھے۔ تو آپ سے کہا گیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: اپنے ان دو بیٹوں (حسنین شریفینؑ) سے ڈرتا ہوں کہ کہیں اس میں گھی یا زیتون نہ ملا دیں۔ (ارشاد القلوب دیلمی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔[۱]

---

[۱] ان روایات و واقعات کے پیش نظر کوئی کوتاہ اندیش یہ خیال نہ کرے کہ نصاریٰ کی رہبانیت کی طرح اسلام بھی ترک لذائذ کا علمبردار ہے۔ نہیں ایسا نہیں ہے۔ اسلام میں اچھا کھانا، اچھا پینا، اچھا پہننا اور اچھے مکان میں رہنا اور اچھی سواری پر سوار ہونا ممنوع نہیں ہے بلکہ ممدوح ہے ﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ﴾ (القرآن) ہاں اگر سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام کی طرح اگر محض خدا کے لئے تو اضع کرنے اور مساکین کے برابر بود و باش رکھنے کی خاطر اگر کوئی ایسا کرے تو اچھا ہے برا نہیں ہے۔

ے کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر گرچہ باشد در نوشتن شیر شیر (احقر مترجم عفی عنہ)

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

باب ۸۱

پیالہ کے نیچے روٹی رکھنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابان بن تغلب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: روٹی پیالہ کے نیچے نہ رکھی جائے۔(الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسنادِ خود فضل بن یونس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میرے ہاں دوپہر کا کھانا کھایا تو جب (سالن کا) ایک پیالہ لایا گیا جس کے نیچے روٹی تھی تو آپؑ نے فرمایا: روٹی کا احترام کرو یعنی پیالے کے نیچے نہ رکھو۔ اور فرمایا کہ غلام کو حکم دو کہ روٹی کو پیالہ کے نیچے سے نکال لے۔(ایضاً)

باب ۸۲

برتن کو رومال کے بغیر چھوڑنا مکروہ ہے اور سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال کرنا حرام ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب احمد بن ابوعبداللہ البرقی باسنادِ خود ابوخدیجہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اپنے برتنوں کو رومال کے بغیر نہ چھوڑو۔ کیونکہ جب برتن نہ ڈھانکا جائے تو اس میں شیطان تھوکتا ہے اور اس میں سے جس قدر چاہتا ہے حاصل کرتا ہے۔(المحاسن)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (مساکن میں) گزر چکی ہیں اور دوسرے حکم (سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے کی حرمت) پر دلالت کرنے والی حدیثیں نجاسات اور اطعمۂ محرمہ میں گزر چکی ہیں۔

باب ۸۳

جب روٹی پہنچ جائے تو مستحب ہے کہ کسی اور چیز (سالن وغیرہ) کا انتظار نہ کیا جائے (بلکہ اسے کھانا شروع کر دیا جائے)۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود طلحہ بن زید سے اور وہ مرفوعاً حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: روٹی کا احترام کرو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہؐ! اس کے احترام کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: جب وہ آ جائے تو کسی اور چیز کا انتظار نہ کیا جائے۔(الفروع)

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸۴

روٹی کا پاؤں کے تلے روندنا جائز نہیں ہے اور اسے کاٹنا بھی نہیں چاہئے مگر یہ کہ سالن نہ ہو۔ تو پھر کاٹنا جائز ہے اور مستحب یہ ہے کہ (چھری کانٹے کی بجائے) اسے ہاتھ سے توڑا جائے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود یونس سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: روٹی کو چھری سے نہ کاٹو۔ بلکہ اسے ہاتھ سے توڑو۔ اور عجم کی مخالفت کرو۔ (جو اسے چھری سے کاٹتے ہیں)۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود طلحہ بن زید سے اور وہ مرفوعاً حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: روٹی کا احترام کرو...... (یہاں تک کہ) فرمایا کہ اس کے احترام میں سے یہ بات بھی ہے کہ نہ اسے پاؤں کے نیچے روندا جائے اور نہ ہی اسے کاٹا جائے۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسناد خود ابوعلی بن راشد سے اور وہ مرفوعاً حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کا طریقۂ کار یہ تھا کہ جب آپؑ کے لئے کوئی سالن نہیں ہوتا تھا تو روٹی کو چھری سے کاٹتے تھے۔ (ایضاً)

باب ۸۵

روٹی کو سونگھنا مکروہ ہے۔ اور جب آجائے تو گوشت کے آنے سے پہلے اسے کھانا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ روٹی کو اس طرح نہ سونگھو جس طرح درندے سونگھتے ہیں کیونکہ روٹی ایک بابرکت چیز ہے جس کے لئے خدا نے آسمان سے بارش برسائی ہے اور اس کے لئے اللہ نے (زمین سے) فصل اُگائی ہے اور اسی روٹی کی برکت سے تم نماز پڑھتے ہو، روزہ رکھتے اور اپنے پروردگار کے گھر کی حج کرتے ہو۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تمہارے لئے روٹی اور گوشت لایا جائے تو تم روٹی سے ابتداء کرو اور اس سے بھوک کی شدت کو کچھ (کم کرو)۔ (الفروع)

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

باب ۸۶

روٹیاں چھوٹی چھوٹی پکانا اوران کا اوپر کی طرف سے توڑنا اور آٹا خوب گوندھنا یہاں تک کہ خمیر چھوڑ جائے مستحب ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود یعقوب بن یقطین سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اپنی روٹیاں چھوٹی چھوٹی پکاؤ۔ کیونکہ ہر روٹی کے ہمراہ برکت ہوتی ہے۔(الفروع)

۲۔ نیز باسناد خود یعقوب بن یقطین سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ روٹی کو اوپر کی طرف توڑتے تھے۔(ایضاً)

۳۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود مسعدہ بن صدقہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ اپنے غلاموں کی آٹا اچھا نہ گوندھنے پر ملامت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس (عمدہ گوندھے ہوئے آٹے) سے روٹیاں زیادہ ہوتی ہیں۔(قرب الاسناد)

باب ۸۷

بازار میں کھانا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب شیخ ابن ادریس حلیؒ آخر سرائر میں جامع بزنطی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ سفلہ کون ہوتا ہے؟ فرمایا: جو بازار میں کھائے۔(السرائر)

۲۔ جناب شیخ طبرسیؒ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: بازار میں کھانا کمینگی ہے۔(مکارم الاخلاق)

۔ مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں ابواب التجارہ میں یہ بات گزر چکی ہے کہ بازار شیطانوں کے گھر ہوتے ہیں اور یہ کہ یہ مقامات زمین کے بدترین حصے ہیں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

باب ۸۸
چالیس دن تک گوشت نہ کھانا مکروہ ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ہشام بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: گوشت گوشت کو اُگاتا ہے اور جو اسے چالیس دن تک نہ کھائے اس کا اخلاق بگڑ جاتا ہے اور جس کا خلق بگڑ جائے تو اس کے کان میں اذان کہو۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸۹
تازہ گوشت (کچا) کھانا مکروہ ہے جب تک آفتاب یا آگ اسے متغیر نہ کردے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ہشام بن سالم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ تازہ (کچے) گوشت کا کھانا کیسا ہے؟ فرمایا: یہ درندوں کا طعام ہے۔ (الفروع)

۲۔ نیز باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تازہ (کچا) گوشت کھانے کی ممانعت فرمائی ہے جب تک اسے آفتاب یا آگ متغیر نہ کر دے۔ (الفروع، الفقیہ، المحاسن)

باب ۹۰
جس طعام کے کھانے سے ضرر وزیاں کا اندیشہ ہو اس وقت کون سی دعا پڑھنا مستحب ہے؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اصبغ بن نباتہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک بار میں حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپؑ کے سامنے بھونا ہوا گوشت رکھا ہے۔ فرمایا: قریب آ اور کھا! میں نے عرض کیا: یا امیر المومنینؑ! یہ میرے لئے مضر ہے! فرمایا: قریب آ، تا کہ میں تمہیں وہ کلمات بتاؤں کہ ان کی موجودگی میں کوئی خوفناک چیز ضرر نہ پہنچائے۔ فرمایا: کہہ ﴿بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ ملاء الارض والسماء الرحمن الرحیم الذی لا یضر مع اسمہ شیء ولا داء﴾ (پھر فرمایا) آ کر۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہمارے ساتھ دوپہر کا کھانا کھاؤ۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس سے پہلے (باب ۵۸ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۹۱

بہت گرم کھانے کا کھانا مکروہ ہے اور مستحب ہے کہ اسے چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ ٹھنڈا ہو جائے یا اس کا کھانا ممکن ہو جائے اور اس وقت دوزخ کی آگ کو یاد کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کرکے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن حکیم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔ (الفروع)

۲۔ نیز باسناد خود ابن القداح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: (ایک بار) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گرم کھانا لایا گیا۔ آپؐ نے فرمایا: خداوند عالم ہمیں آگ نہیں کھلاتا (پھر فرمایا) اسے الگ کر دو یہاں تک ٹھنڈا ہو جائے چنانچہ اسے الگ کر دیا گیا یہاں تک کہ ٹھنڈا ہو گیا۔ (الفروع، المحاسن)

۳۔ نیز باسناد خود سلیمان بن خالد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ موسم گرما میں ایک بار میں رات کے کھانے کے وقت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس آپؑ کی خدمت میں دسترخوان لایا گیا جس پر روٹیاں تھیں پھر ایک بڑا سا پیالہ لایا گیا جس میں ثرید اور گوشت تھا امام علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ قریب آ اور کھانا کھا۔ پس میں قریب ہو گیا۔ امام علیہ السلام نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور پھر یہ فرماتے ہوئے فوراً اٹھا لیا ﴿استجیر باللّٰہ من النار﴾ (میں آگ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں)۔ ﴿اعوذ باللّٰہ من النار...... اعوذ باللّٰہ من النار﴾۔ پھر فرمایا: جب اس (گرم طعام) کی طاقت نہیں رکھتے تو پھر (جہنم کی) آگ کی کس طرح؟ جب ہم اس پر صبر نہیں کر سکتے تو پھر جہنم کی آگ پر کس طرح؟ راوی کا بیان ہے کہ امام علیہ السلام برابر اسی قسم کی باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ اس کا کھانا ممکن ہو گیا۔ پھر آپؑ نے کھایا اور ہم نے بھی کھایا۔ (ایضاً)

۴۔ جناب برقی باسناد خود سلیمان جعفری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: گرم (کھانے میں) برکت نہیں اور اس میں شیطان کا حصہ ہوتا ہے۔ (المحاسن)

۵۔ نیز باسناد خود حبیب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے کہ ثرید لایا گیا۔ پس ہم نے اس کی طرف ہاتھ بڑھائے تو دیکھا کہ وہ تو (بہت) گرم ہے۔ امام علیہ السلام نے

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فرمایا: ہمیں گرم کھانا کھانے سے منع کیا گیا۔ رک جاؤ۔ کیونکہ خیر و برکت اس کے ٹھنڈے میں ہے۔ (ایضاً)

باب ۹۲

کھانے اور پانی میں پھونک مارنا مکروہ ہے مگر حرام نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن زید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے حدیث مناہی میں کھانے اور پینے کی چیز میں اور جائے سجدہ میں پھونک مارنے کی ممانعت فرمائی۔ (الفقیہ)

۲۔ نیز باسناد خود بکار بن ابوبکر حضرمی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے پیالہ میں پھونک مارا تھا فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ اس وقت مکروہ ہے جس وقت وہاں کوئی دوسرا شخص موجود ہو اور وہ اسے ناپسند کرے۔ اور پھر آپؑ سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی کھانے میں پھونک مارتا ہے تو؟ فرمایا: کیا اسی لئے نہیں مارتا کہ کھانا ٹھنڈا ہو جائے؟ عرض کیا گیا کہ ہاں! فرمایا: ہاں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (علل الشرائع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (سابقہ باب میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۹۳

کھانے کی گرمی بالکل ختم ہونے سے پہلے کھانا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب احمد بن ابوعبداللہ البرقیؒ باسناد خود مرازم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہماری طرف کچھ گرم کھانا بھیجا اور فرمایا: بالکل ٹھنڈا ہونے سے پہلے کھاؤ کہ وہ اچھا ہے۔ (المحاسن)

۲۔ نیز مرفوعاً حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: نیم گرم میں برکت ہے۔ (ایضاً)

باب ۹۴

ہڈیوں کا گودا نکالنا اور انہیں بالکل صاف کرنا مکروہ ہے مگر حرام نہیں ہے اور دسترخوان پر گوشت کا چھری سے کاٹنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوحمزہ (ثمالی) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

زین العابدین علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ ہڈیوں کو بالکل صاف نہ کیا کرو۔ کیونکہ ان میں جنات کا بھی کچھ حصہ ہے اور اگر تم نے ایسا کیا تو گھر سے وہ کچھ چلا جائے گا جو اس سے بہتر ہوگا۔ (الفروع، الفقیہ، المحاسن)

۲۔ جناب برقیؒ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا میں ہڈی کو صاف کر سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں۔ (المحاسن)

۳۔ نیز باسناد خود زید بن علیؑ سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے دسترخوان پر گوشت کو چھری (سے کاٹنے) اور رگڑ سے منع فرمایا۔ (ایضاً)

باب ۹۵

کھانے کا آغاز اور اختتام نمک سے کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل پندرہ حدیثیں ہیں جن میں سے سات مکررات کو چھوڑ کر باقی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ہشام بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت امام علی علیہ السلام سے فرمایا کہ کھانے کی ابتداء بھی نمک سے کرو اور اختتام بھی اسی سے کرو۔ کیونکہ جو شخص اپنے کھانے کا آغاز و اختتام نمک سے کرے تو اسے بہتر (۷۲) قسم کی بلاؤں اور مصیبتوں سے نجات حاصل ہوتی ہے جن میں جنون، جذام اور برص بھی ہے۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کھانے کا آغاز نمک سے کرو (پھر فرمایا) اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ نمک میں کیا (فائدہ) ہے؟ تو اس کو تریاق مجرب پر ترجیح دیتے۔ (الفروع، الفقیہ، المحاسن)

۳۔ نیز باسناد خود جعفری سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: وہ دسترخوان کبھی بابرکت نہیں ہوتا جس پر نمک نہ ہو۔ اور بدن کے لئے یہ بات صحت افزا ہے کہ کھانے کا آغاز نمک سے کیا جائے۔ (ایضاً)

۴۔ نیز باسناد خود یعقوب بن یزید سے اور وہ مرفوعاً حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کھانے کے پہلے لقمہ پر کچھ نمک چھڑکے اس سے اس کے چہرے کے سیاہ و سفید دھبے دور ہو جائیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

گے۔(الفروع)

۵۔ باسنادخودفروہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ خداوند عالم نے جناب موسیٰ بن عمران کو وحی فرمائی کہ اپنی قوم کو حکم دو کہ وہ (کھانے کی) ابتداء اور اس کا اختتام نمک سے کریں ورنہ (تکلیف کی صورت میں) وہ اپنی ہی ملامت کریں۔(ایضاً)

۶۔ جناب برقیؒ باسنادخود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص (کھانے کی) ابتداء نمک سے کرے تو خداوند عالم اس سے ستر قسم کی بیماریاں دفع کرتا ہے بندے نہیں جانتے کہ وہ کیا ہیں؟(المحاسن)

۷۔ نیز باسنادخود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خداوند عالم نے جناب موسیٰ بن عمران کو وحی فرمائی کہ کھانے کا آغاز اور اختتام نمک سے کرو۔ کیونکہ نمک میں ستر قسم کی بیماریوں کی شفاء ہے جن میں سے کمترین بیماری جنون، جذام، برص، حلق کا درد، دردِ دندان اور شکم کا درد ہے۔(ایضاً)

۸۔ نیز باسنادخود ابن ابی محمود سے اور وہ مرفوعاً حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کھانے کے پہلے لقمہ پر کچھ نمک چھڑکے وہ تونگری کا استقبال کرتا ہے۔(ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد بیان کی جائینگی انشاءاللہ تعالیٰ۔

باب ۹۶

کھانے کا آغاز اور اختتام سرکہ سے کرنا یا ابتداء نمک سے کرنا اور اختتام سرکہ پر کرنا مستحب ہے اور روزہ دار کیلئے کس چیز پر روزہ افطار کرنا اور کس چیز کی سحری کھانا مستحب ہے؟

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود اسماعیل بن جابر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہم سرکہ سے اسی طرح کھانے کا آغاز کرتے ہیں جس طرح تم نمک سے کرتے ہو۔ اور سرکہ عقل کو مضبوط کرتا ہے۔(الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسنادخود محمد بن علی ہمدانی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ خراسان میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص حاضر تھا کہ دسترخوان بچھایا گیا جس پر سرکہ بھی تھا اور نمک بھی مگر آپؑ نے سرکہ سے آغاز کیا۔ اس پر وہ شخص بولا: میں آپؑ پر قربان! آپؑ ہمیں تو حکم دیتے ہیں کہ ہم نمک سے آغاز کریں؟ امامؑ نے

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فرمایا: یہ (سرکہ) بھی نمک کی مانند ہے اور سرکہ ذہن کو مضبوط کرتا ہے اور عقل میں اضافہ۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسناد خود سلیمان دیلمی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: بنی اسرائیل کھانے کا آغاز بھی سرکہ سے کرتے تھے اور اختتام بھی۔ مگر ہم آغاز نمک سے کرتے ہیں اور اختتام سرکہ پر۔ (الفروع)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بنی امیہ کھانے کا آغاز سرکہ سے اور اختتام نمک پر کرتے ہیں مگر ہم (اہل بیتؑ) آغاز نمک سے کرتے ہیں اور اختتام سرکہ پر کرتے ہیں۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد آئینگی انشاء اللہ۔ اور باقی مطلب پر دلالت کرنے والی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب الصوم میں گزر چکی ہیں۔ نیز کھانے کا آغاز اور اختتام بعض اور غذاؤں سے بھی مروی ہے۔ پس ان اور اُن احادیث میں اس طرح جمع کی جائے گی کہ (۱) سب کو آغاز و اختتام میں اکھٹا کیا جائے گا، (۲) یا ان میں تخییر پر عمل کیا جائے گا، (۳) یا پھر نمک والی احادیث کو بوجہ ان کی شہرت و صراحت کے ابتداء حقیقی پر محمول کیا جائے گا اور باقی کو ابتداء اضافی پر اور یہی جمع اختتام کے معاملہ میں کی جائے گی و اللہ العالم۔

باب ۹۷

انگور کا دو دو دانے کر کے کھانا مستحب ہے۔ مگر بہت بوڑھے اور بچے کے لئے ایک ایک دانہ کھانا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عیسیٰ بن عبد الرحمٰن سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ابو عکاشہ بن محص (عالم اہل سنت) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور امامؑ نے اسے انگور پیش کئے اور فرمایا: بوڑھا اور بچہ تو ایک ایک دانہ کر کے کھائے اور جسے اندیشہ ہو کہ اس کا پیٹ نہیں بھرے گا وہ تین تین چار چار دانے کھائے اور تو دو دو دانے کھا کہ یہ مستحب ہے۔ (الفروع)

۲۔ جناب احمد بن ابو عبد اللہ البرقیؒ باسناد خود عبد اللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب انگور کھاؤ تو ایک ایک دانہ کر کے کھاؤ کیونکہ یہ بہت خوشگوار ہے۔ (المحاسن)

مؤلف علام فرماتے ہیں: ان دو روایتوں میں (جو بظاہر مخالف ہیں) جمع اس طرح کی جا سکتی ہے کہ آدمی کو اختیار دیا جائے کہ جس طرح چاہے کھائے یا گزشتہ والی تفصیل پر عمل کیا جائے۔ یا پھر اس طریقہ کو جواز پر محمول کیا جائے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

باب ۹۸

ہر روز نہار منہ اکیس عدد سرخ رنگ کے خشک انگور کھانا مستحب ہیں۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص نہار منہ سرخ رنگ کے اکیس عدد خشک انگور کھائے وہ مرض الموت کے سوا کسی بیماری میں مبتلا نہیں ہوگا۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ جناب برقی باسناد خود ابن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص ہمیشہ سرخ رنگ کے اکیس عدد خشک انگور کھائے وہ مرض الموت کے سوا کبھی بیمار نہیں ہوگا۔ (المحاسن)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۸۲ از اطعمۂ مباحہ میں) آئیں گی انشاء اللہ۔

باب ۹۹

مستحب ہے کہ انار اکیلے کھایا جائے اور انار میں کسی اور کو شریک کرنا مکروہ ہے ہاں البتہ ایک کے علاوہ ویسے شریک کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو چھوڑ کر باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عمر بن ابان کلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ دونوں بزرگوار فرما رہے تھے کہ روئے زمین پر کوئی ایسا پھل نہیں ہے جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انار سے زیادہ پسند ہو۔ اور بخدا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اسے کھاتے تھے تو چاہتے تھے کہ اس میں کسی کو شریک نہ کریں۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود حماد بن عثمان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: انار میں کسی کو شریک بنانے سے بڑھ کر میرے نزدیک کوئی چیز بُری نہیں ہے۔ (فرمایا) ہر انار میں ایک جنتی دانہ ہوتا ہے۔ اور جب کوئی کافر انار کھائے تو خدائے تعالیٰ ایک فرشتہ کو بھیجتا ہے جو اس دانہ کو اس سے چھین لیتا ہے۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسناد خود مفضل سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ کوئی ایسا کھانا نہیں ہے جو میں کھاؤں گا مگر یہ کہ میں چاہتا ہوں کہ اس میں کسی کو شریک کروں۔ سوائے انار کے کیونکہ کوئی انار ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ اس میں ایک دانہ جنتی ہوتا ہے۔ (ایضاً)

۴۔ نیز باسناد خود ہشام سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میرے والد ماجد

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

(حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) انار لے کر چھت پر چڑھ جاتے تھے اور پھر تنہا کھاتے تھے اس اندیشہ کے تحت کہ کوئی دانہ نیچے نہ گر جائے۔ (ایضاً)

۵۔ نیز باسناد خود منصور بن حازم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میرے والد ماجد علیہ السلام اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ انار کے کھانے میں کوئی آدمی ان کے ساتھ شرکت کرے۔ کیونکہ ہر انار میں ایک جنتی دانہ ضرور ہوتا ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کچھ ایسی حدیثیں بیان کی جائیں گی جو کہ انار میں شرکت کے جواز پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۱۰۰

انار کے دانوں کو اکٹھا کرنا اور سب کا کھانا اور اگر کوئی دانہ گر جائے تو اس کا اٹھانا اور کھانا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے پانچ مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام جب انار کھاتے تھے تو اس کے نیچے تولیہ بچھا دیتے تھے اور جب آپؑ سے اس کی وجہ پوچھی جاتی تھی تو فرماتے تھے کہ انار میں کچھ جنتی دانے ہوتے ہیں۔ عرض کیا گیا کہ انار کو یہودی و نصرانی وغیرہ (کفار) بھی کھاتے ہیں؟ فرمایا: جب ایسا ہوتا ہے تو خداوند عالم ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو وہ دانہ چھین لیتا ہے تا کہ یہ لوگ اسے نہ کھائیں۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود یزید بن عبدالملک نوفلی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ آپؑ کے ہاتھ میں ایک انار ہے۔ آپؑ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: اے معتب! اسے بھی ایک انار دے دے۔ کیونکہ مجھے انار میں کسی کو شریک بنانے سے بڑھ کر کوئی چیز ناپسند نہیں ہے۔ پھر امام علیہ السلام نے پچھنا لگوایا اور مجھے بھی پچھنا لگوانے کا حکم دیا۔ پھر ایک اور انار منگوایا (اور کھایا) اور فرمایا: اے یزید! جو مومن ایک پورا انار کھائے تو چالیس دن تک خداوند عالم شیطان کو اس کے دل کو آلودہ کرنے سے دور کر دیتا ہے اور جو دو انار کھائے تو خدا شیطان کو ایک سال تک اس کے دل کو آلودہ کرنے سے دور رکھتا ہے اور جس سے خدا شیطان کو دور رکھے وہ بندہ گناہ نہیں کرتا اور جو گناہ نہ کرے وہ جنت میں داخل ہوتا ہے۔ (ایضاً)

۳۔ جناب برقی باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہر انار میں ایک جنتی دانہ ضرور ہوتا ہے۔ پس جب اس سے کوئی دانہ اِدھر اُدھر ہو جائے تو اسے پکڑ لیا کرو اور جب یہ دانہ کسی شخص کے معدہ

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

میں داخل ہوتا ہے کہ اسے چالیس راتوں تک منور کر دیتا ہے اور اس سے شیطانی وسوسہ کو دور کر دیتا ہے۔ (المحاسن)

۴۔ نیز باسنادِ خود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ جب انار کھاتے تھے تو اپنی گود میں رومال بچھا لیتے تھے اور جب انار کا کوئی دانہ اِدھر اُدھر کرتا تو اسے اٹھا کر کھا لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر میں کسی کو کسی پر ترجیح دیتا تو انار کو دیتا۔ (ایضاً)

۴۔ جناب سعید بن ھبۃ اللہ راوندیؒ بیان کرتے ہیں کہ مروی ہے کہ ایک بار ایک یہودی نے حضرت امام علی علیہ السلام سے کہا کہ حضرت محمدؐ نے فرمایا ہر انار میں ایک جنتی دانہ ہوتا ہے اور میں نے ایک انار توڑ کر مکمل کھایا ہے؟ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ پس اس شخص نے جب اپنی ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرا تو اس سے ایک دانہ نیچے گرا جسے حضرت امیر علیہ السلام نے اٹھا کر کھا لیا۔ اور فرمایا: الحمدللہ! کہ وہ دانہ کسی کافر نے نہیں کھایا۔ (الخرائج والجرائح)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد آئیں گی انشاء اللہ۔

باب ۱۰۱

انسان کا اپنا تمام زادِ سفر تنہا کھانا سخت مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود حماد بن عمرو اور انس بن محمد سے اور وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: خداوند عالم نے تین قسم کے لوگوں پر لعنت کی ہے: (۱) جو اپنا زاد اکیلا کھائے، (۲) جو جنگل میں تنہا سفر کرے، (۳) اور جو تنہا گھر میں سوئے۔ (الفقیہ)

۲۔ جناب برقیؒ باسنادِ خود سالم بن مکرم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خداوند عالم نے جناب یعقوب علیہ السلام کو (فراقِ) یوسفؑ میں جو مبتلا کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے ایک موٹا تازہ دنبہ ذبح کیا (اور سب خانوادہ سے پیٹ بھر کر کھایا) اور اپنے ایک اس ساتھی کا خیال نہ کیا جو ایسا محتاج تھا کہ جس کے پاس افطاری کا بھی کوئی سامان نہ تھا۔ اس کے بعد صبح و شام آپؑ کا ایک منادی ندا دیتا تھا کہ جسے روزہ نہیں ہے وہ دوپہر کا کھانا جناب یعقوب علیہ السلام کے ہاں کھائے۔ اور جو روزہ دار ہے وہ جناب یعقوب علیہ السلام کے ہاں افطار کرے۔ (المحاسن)

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

۳۔ نیز باسنادِ خود اسحاق بن عمار کابلی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جب بنیامین بھی چلا گیا تو جناب یعقوب علیہ السلام نے بارگاہِ ایزدی میں عرض کیا: اے میرے پروردگار! تو مجھ پر رحم نہیں کرتا؟ تو نے میری آنکھیں بھی لے لیں اور دونوں بیٹے بھی! تو خداوند عالم نے ان کو وحی فرمائی کہ اگر میں نے ان کو موت بھی دے دی تب بھی انہیں زندہ کر کے تمہیں اکٹھا کروں گا۔ مگر آپؑ وہ بکری یاد کریں جسے ذبح کیا تھا اور اس کا گوشت بھون کر کھایا تھا جبکہ آپؑ کے پڑوس میں ایک روزہ دار بھوکا موجود تھا جسے کچھ نہیں ملا تھا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے گزر چکی ہیں۔

باب ۱۰۲

انار کا نہار منہ کھانا مستحب ہے بالخصوص شب و روز جمعہ میں۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ہشام بن سالم سے روایت کرتے ہیں: ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جو شخص نہار منہ انار کھائے تو وہ اس کے دل کو چالیس دن تک منور کر دیتا ہے۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسنادِ خود زیاد بن مروان القندی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جو شخص جمعہ کے دن نہار منہ ایک انار کھائے تو اس کا دل چالیس دن تک منور کر دیا جاتا ہے اور جو دو انار کھائے تو پھر اسی دن تک اس کا دل منور کر دیا جاتا ہے اور جو تین کھائے تو ایک سو بیس دن تک اس کا دل روشن کر دیا جاتا ہے اور اس سے شیطان کا وسوسہ دور کر دیا جاتا ہے اور جس سے شیطان دور ہو جائے وہ گناہ نہیں کرتا۔ اور جو گناہ نہیں کرتا وہ جنت میں داخل ہوتا ہے۔ (ایضاً)

۳۔ جناب برقیؒ باسنادِ خود سعید بن غزوان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہر شب جمعہ میں ایک انار کھاتے تھے۔ (المحاسن)

باب ۱۰۳

دسترخوان پر کچھ سبزی اور سبز ترکاریوں (سلاد) کا ہونا مستحب ہے اور ان سے خالی ہونا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود حنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

علیہ السلام کے ہمراہ تھا تو امام علیہ السلام (سب سے پہلے) سبزیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنی کسی خاص تکلیف کی وجہ سے میں ادھر متوجہ نہ ہوا۔ تو امام علیہ السلام میری طرف ملتفت ہوئے اور فرمایا: اے حنان! کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت امیر علیہ السلام کے سامنے جب بھی (طعام کا) طبق رکھا جاتا تھا تو اس پر سبزی (سلاد) ہوتا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ کیوں؟ فرمایا: مومنین کے دل سرسبز ہوتے ہیں اس لئے وہ اپنی ہم شکل چیز کی طرف مائل ہوتے تھے۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود موفق مدائنی سے اور وہ اپنے اب وجد سے روایت کرتے ہیں اور وہ (ان کے جد) بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھے بلوایا اور دوپہر کے کھانے کے لئے مجھے دسترخوان پر بٹھایا۔ اور جب ان لوگوں نے دسترخوان بچھایا تو اس پر ترکاری (سلاد) نہ تھا۔ امام علیہ السلام نے ہاتھ روک کر غلام سے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ میں اس دسترخوان پر کھانا نہیں کھاتا جس پر سبز ترکاری نہ ہو۔ جاؤ اور ترکاری لاؤ۔ چنانچہ غلام گیا اور سلاد لایا۔ تب امام علیہ السلام نے ہاتھ بڑھایا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد اس قسم کی کچھ حدیثیں آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۰۴

کھانا کھانے کے بعد دانتوں میں خلال کرنا مستحب ہے اور اس کا ترک کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل گیارہ حدیثیں ہیں جن میں سے پانچ مکررات کو قلمزد کرکے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود وھب بن عبد ربہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو خلال کرتے ہوئے دیکھا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی خلال کرتے تھے اور یہ کام منہ کو خوشبودار بناتا ہے۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود ابن ابی جمیلہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جبرئیلؑ تین چیزیں لے کر بارگاہِ رسولؐ میں حاضر ہوئے: (۱) مسواک، (۲) خلال، (۳) پچھنی۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسناد خود ابن قداح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے: خلال کیا کرو، کیونکہ یہ فعل مسوڑوں اور دانتوں کی اصلاح کرتا ہے۔ (ایضاً)

۴۔ جناب برقی باسناد خود ابوحمزہ سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: اللہ خلال کرنے والوں پر رحم فرمائے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہؐ! خلال کرنے والے کون ہیں؟ فرمایا کھانے کے بعد خلال کرنے والے کیونکہ منہ میں کچھ طعام رہ جائے تو فرشتے کو اس

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کی بو اذیت پہنچاتی ہے۔ (المحاسن)

۵۔ نیز باسناد خود ابوحمزہ سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب جعفر (طیار) سے فرمایا: خلال کرو، کیونکہ خلال کرنا رزق کو کھینچتا ہے۔ (ایضاً)

۶۔ نیز فرماتے ہیں کہ مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کھانا کھائے اسے خلال کرنا چاہئے اور جو خلال نہ کرے تو اس کے لئے مضائقہ نہیں ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (یہاں باب ۴۰ میں اور اس سے پہلے مسواک کے ابواب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۰۵

اگرچہ ہر لکڑی سے خلال کرنا جائز ہے مگر چند قسم کی لکڑیوں سے مکروہ ہے جیسے ریحان، انار، سرکنڈہ، خوص (کھجور کا پتہ)، آس (آبنوس) اور طرفاء (ایک قسم کا درخت)۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم بن عبدالحمید سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ریحان کی لکڑی سے خلال نہ کرو اور نہ ہی انار کی شاخ سے کیونکہ یہ دونوں جذام کی رگ کو جوش میں لاتی ہیں۔ (الفروع، المحاسن، العلل)

۲۔ نیز باسناد خود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص سرکنڈہ سے خلال کرے تو چھ دن تک اس کی حاجت پوری نہیں ہوگی۔ (الفروع، المحاسن)

۳۔ نیز باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر قسم کی لکڑی سے خلال کیا کرتے تھے سوائے کھجور کے پتوں اور سرکنڈہ کے۔ (ایضاً)

۴۔ نیز باسناد خود حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انار، آس اور سرکنڈہ سے خلال کرنے کی ممانعت فرمائی اور فرمایا کہ یہ گوشت خوری کی بیماری کی رگ کو جوش میں لاتے ہیں۔ (ایضاً)

۵۔ جناب شیخ حسن بن فضل طبرسیؒ کتاب روضۃ الواعظین سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ طرفاء سے خلال کرنا فقر و فاقہ کا باعث ہے۔ (مکارم الاخلاق)

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

باب ۱۰۶

کھانے کے ان ذرّات کا کھانا مستحب ہے جو مسوڑے سے ملے ہوئے دانتوں میں ہوں یا منہ کے اگلے حصہ میں یا جن کو زبان باہر نکالے۔ ہاں جو خلال سے نکلیں ان کو پھینکنا یا جو ڈاڑھ میں ہوں ان کو پھینک دینا چاہیئے اگرچہ ان کا کھانا بھی جائز ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو (ذرّات) مسوڑوں میں ہوں انہیں نگل جاؤ اور جو کچھ دانتوں میں ہوں اسے پھینک دو۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسنادِ خود فضل بن یونس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میرے ہاں دن کا کھانا کھایا اور جب کھانا کھا چکے تو ان کے پاس خلال لائے گئے۔ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! اس خلال کی حد کیا ہے؟ فرمایا: اے فضل! جو کچھ (ذرے) تمہارے منہ میں رہ جائیں جن پر تم زبان پھیرتے ہو۔ ان کو کھاؤ اور جو خلال کے ذریعہ برآمد ہوں اور جن سے تم نفرت کرو۔ تو ان میں تمہیں اختیار ہے چاہو تو پھینک دو اور چاہو تو کھا جاؤ۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسنادِ خود اسحاق بن حریز سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس گوشت کے بارے میں سوال کیا جو دانتوں میں رہ جاتا ہے؟ فرمایا: جو کچھ منہ کے اگلے حصے میں ہے اسے کھا جاؤ اور جو کچھ ڈاڑھوں میں ہے اسے پھینک دو۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ معصوم علیہ السلام نے فرمایا: جہاں تک تمہاری زبان پھرتی ہے اور ذرات نکالتی ہے انہیں نگل جاؤ۔ اور جن کو خلال کے ذریعہ سے نکالو انہیں پھینک دو۔ (الفقیہ، المحاسن)

باب ۱۰۷

کھانا کھانے کے بعد سعد (ایک قسم کی نباتات) کے ساتھ منہ دھونا اور اسکا منہ میں ڈالنا اور پھر پھینک دینا اور اس سے اشنان کرنا اور اس سے دانتوں کا ملنا اور پاخانہ کا اس سے استنجاء کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابو ولّاد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو بمقام حجر دیکھا کہ وہ بیٹھے ہوئے تھے اور آپؑ کے پاس آپؑ کے خانوادہ کے کئی آدمی بھی موجود

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تھے میں نے سنا کہ فرما رہے تھے کہ مجھے درد دندان ہوا تو میں نے سعد کوان پر رگڑا تو اس نے مجھے فائدہ پہنچایا اور درد کی تسکین ہوگئی۔ (الفروع)

۲۔ نیز باسناد خود محمد بن عمر سے اور وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص پاخانہ پھرنے کے بعد سعد سے استنجا کرے اور اس سے منہ دھوئے تو اسے نہ کوئی منہ میں تکلیف ہوگی اور نہ ریاحی بواسیر کا کوئی اندیشہ رہے گا۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسناد خود ابوعزیز الرازی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ اپنے اشنان میں سعد بھی شامل کر لیا کرو۔ کیونکہ وہ منہ کو پاکیزہ کرتا ہے اور قوتِ جماع میں اضافہ کرتا ہے۔ (ایضاً)

۴۔ جناب برقی باسناد خود نادر الخادم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام جب اشنان سے ہاتھ دھوتے تھے تو تھوڑا سا اشنان منہ میں بھی ڈالتے تھے اور اس کا ذائقہ چکھ کر باہر پھینک دیتے تھے۔ (المحاسن)

باب ۱۰۸

کھانا کھانے کے بعد منہ کا بیرونی حصہ اشنان سے دھونا مستحب ہے مگر اس کا کھانا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود احمد بن یزید سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اشنان کا کھانا منہ کو بدبودار بناتا ہے۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود سعد بن سعد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم اشنان کھاتے ہیں؟ امامؑ نے فرمایا: حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اشنان والے پانی سے جب ہاتھ منہ دھوتے تھے تو اپنے دونوں ہونٹ بند رکھتے تھے (پھر فرمایا) اس میں چند خصلتیں پائی جاتی ہیں: (۱) یہ مرض سل کا باعث ہے، (۲) پیٹھ کے پانی (مادۂ منویہ) کو لے جاتا ہے، (۳) اور گھٹنوں کو کمزور کرتا ہے۔ (ایضاً)

باب ۱۰۹

بہت دودھ دینے والی ایک یا دو بکریوں کا گھر میں رکھنا مستحب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مارد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جس مومن کے گھر میں بہت دودھ دینے والی بکری موجود ہو تو

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

وہ گھر پاکیزہ ہوتا ہے اور اس میں برکت ہوتی ہے۔ اور اگر اس قسم کی دو بکریاں ہوں تو پھر وہ لوگ ہر روز دو بار پاکیزہ ہوتے ہیں۔ اس پر ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ وہ کس طرح پاکیزہ ہوتے ہیں؟ فرمایا: ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہیں برکت دی جائے اور تم پاک ہو اور تمہارا امام بھی پاک ہے۔ راوی نے عرض کیا کہ ﴿قدستم﴾ تم مقدس ہو کے معنی کیا ہیں؟ فرمایا: اس کے معنی ہیں کہ تم پاک وصاف ہو۔ (الفقیہ، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں دواب (جانوروں) کے احکام میں بیان کی جا چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۱۰

بہت دودھ دینے والی گائے یا بھیڑ گھر میں رکھنا مستحب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود جابر سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پھوپھی سے فرمایا: آپ کو اپنے گھر میں برکت رکھنے سے کیا چیز مانع ہے؟ آپ نے پوچھا: یا رسول اللہ! برکت کیا ہے؟ فرمایا: دودھ دینے والی بکری۔ کیونکہ جس کے گھر میں دودھ دینے والی بکری یا بھیڑ یا گائے موجود ہو تو یہ سب چیزیں برکت ہی برکت ہیں۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۱۱

جو شخص مسلمانوں کے ساتھ اکٹھا کھانا کھائے اس کے لئے دو پھلوں کا اکٹھا کرنا مکروہ ہے۔ مگر ان کی اجازت سے ہاں البتہ اکیلا کھانے والے کے لئے ایسا کرنا جائز ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ انجیر اور کھجور اور اسی طرح دو قسم کے اور پھلوں کو ملا کر کھانا کیسا ہے؟ فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو قسم کے پھل کو اکٹھا کرنے کی ممانعت فرمائی ہے! ہاں البتہ جب تنہا ہو تو پھر تو جس طرح چاہو کھاؤ لیکن اگر مسلمانوں کی جماعت کے ہمراہ ہو تو پھر ان کی اجازت کے بغیر ایسا نہ کرے۔ (العلل، البحار، المحاسن، مکارم الاخلاق)۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

باب ۱۱۲

دسترخوان کے باقیماندہ آداب کا بیان۔

(اس باب میں کل بارہ حدیثیں ہیں جن میں سے چھ مکررات کو قلمزد کرکے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم کرخی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دسترخوان کے کل بارہ آداب ہیں جن کا جاننا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ ان میں سے چار فرض ہیں اور چار سنت ہیں اور چار صرف ادب ہیں پس جو چار فرض ہیں وہ یہ ہیں: (۱) حرام و حلال کی پہچان، (۲) راضی برضاء خدا رہنا، (۳) بسم اللہ پڑھنا، (۴) شکر ادا کرنا، اور جو سنت ہیں وہ یہ ہیں: (۱) کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا، (۲) بائیں جانب پر بوجھ ڈالنا، (۳) تین انگلیوں سے کھانا، (۴) اور انگلیوں کا چاٹنا...... اور جو محض ادب ہیں وہ یہ ہیں: (۱) اپنی جانب سے کھانا، (۲) لقمہ چھوٹا بنانا، (۳) اچھی طرح چبانا، (۴) اور لوگوں کے چہروں پر کم نظر کرنا۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ نیز باسناد خود پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وصیت میں فرمایا: یا علیؑ! نو چیزیں ایسی ہیں جو نسیان کا باعث ہیں: (۱) کھٹے سیب کا کھانا، (۲و۳) دھنیا کا پودا اور پنیر کا کھانا، (۴) چوہے کا جوٹھا کھانا، (۵) قبروں کے کتبوں کا پڑھنا، (۶) دو عورتوں کے درمیان چلنا، (۷) جوں کا زندہ پھینک دینا، (۸) گردن پر پچھنا لگوانا، (۹) اور کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا۔ (الفقیہ، الخصال)

۳۔ جناب حسین بن بسطام اور انکے بھائی طب الائمہ میں باسناد خود جابر سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ اسے کوئی کھانا ضرر نہ پہنچائے تو وہ (یہ اصول اپنائے): (۱) جب تک بھوک نہ لگے تب تک کھانا نہ کھائے، (۲) اپنے معدہ کا تنقیہ کرے، (۳) اور جب کھائے تو بسم اللہ پڑھے، (۴) خوب چبا کر کھائے، (۵) جب کچھ بھوک باقی ہو تو کھانے سے ہاتھ روک لے۔ (طب الائمہ)

۴۔ جناب برقی باسناد خود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: منجملہ کفران نعمت کے ایک یہ بھی ہے کہ آدمی کہے کہ میں نے فلاں فلاں قسم کا کھانا کھایا اور اس نے مجھے نقصان پہنچایا۔ (المحاسن)

۵۔ نیز باسناد خود عمر بن یزید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ وہ کھائی تو نہیں جاتیں مگر وہ آدمی کو موٹا کرتی ہیں۔ اور تین چیزیں ایسی ہیں جو کھائی جاتی ہیں مگر وہ دبلا کرتی ہیں...... (پھر تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا:) وہ تین چیزیں جو کھائی جاتی ہیں مگر دبلا کرتی ہیں وہ یہ ہیں:

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

(۱) شگوفہ، (۲) لمائی، (۳) بادام اور وہ تین چیزیں جو کھائی تو نہیں جاتیں مگر آدمی کو موٹا کرتی ہیں وہ یہ ہیں: (۱) نورہ، (۲) خوشبو، (۳) اور کتان کا پہننا۔ (ایضاً)

۶۔ جناب شیخ فضل بن الحسن طبرسیؒ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں لکھتے ہیں کہ (۱) آپؐ بہت گرم کھانا نہیں کھاتے تھے جب تک قدرے ٹھنڈا نہ ہو جائے اور فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آگ نہیں کھلاتا۔ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی لہٰذا اسے ٹھنڈا کرو۔ (۲) جب کھاتے تھے تو بسم اللہ پڑھ کر۔ (۳) اور تین انگلیوں سے کھاتے تھے۔ (۴) اپنے آگے سے کھاتے تھے اور دوسرے شخص کے آگے سے نہیں کھاتے تھے۔ (۵) اور جب کھانا آ جاتا تو سب لوگوں سے پہلے شروع کر دیتے اور لوگ بعد میں شروع کرتے تھے۔ (۶ اور آپؐ تین انگلیوں یعنی انگوٹھا، انگشت شہادت اور تیسری انگلی سے کھاتے تھے اور کبھی چوتھی انگلی سے بھی مدد لے لیتے تھے اور آپ پوری کف کے ساتھ کھاتے تھے اور کبھی دو انگلیوں سے نہیں کھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ دو انگلیوں سے کھانا شیطان کا کھانا ہے۔ (۷) ایک دن آپؐ کے (بعض) اصحاب فالودہ لائے۔ پس آپؐ نے بھی (تھوڑا سا) کھایا اور فرمایا: یہ بڑا اچھا طعام ہے۔ (۸) آپ اَن چھانے جو کی روٹی کھاتے تھے۔ (۹) آپؐ نے کبھی گندم کی روٹی نہیں کھائی تھی۔ اور جو کی روٹی کبھی پیٹ بھر نہیں کھائی تھی۔ (۱۰) اور کبھی دسترخوان پر بیٹھ کر نہیں کھائی تھی (بلکہ فرشِ خاک پر بیٹھ کر کھاتے تھے)۔ (۱۱) آپؐ خربوزہ اور انگور (شوق سے) کھاتے تھے۔ (۱۲) اور آپؐ کھجور کھاتے تھے اور ان کی گٹھلیاں بکری کو کھلاتے تھے۔ (۱۳) اور آپؐ کبھی تھوم، پیاز، کراث اور مغافیر (نامی گوند) ملا شہد استعمال نہیں کرتے تھے۔ (۱۴) آپؐ نے کبھی کسی کھانے کی مذمت نہیں کی۔ بلکہ آپ کا طریقہ یہ تھا کہ اگر کھانا پسند ہوتا تو کھا لیتے۔ اور اگر پسند نہ ہوتا تو نہیں کھاتے تھے مگر اسے کسی کے لئے حرام قرار نہیں دیتے تھے۔ (۱۵) آپ پیالے کو انگلیوں سے چاٹتے تھے۔ (۱۶) اور جن تین انگلیوں سے کھاتے تھے ان کو ایک ایک کر کے زبان سے چاٹتے تھے۔ (۱۷) کھانے کے بعد آپؐ ہاتھوں کو خوب دھوتے تھے۔ (۱۸) اور آپؐ کبھی تنہا نہیں کھاتے تھے۔ (مکارم الاخلاق)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی بہت سی احادیث اس سے پہلے گزر چکی ہیں جو ان احکام پر دلالت کرتی ہیں اور بعد ازیں بھی بہت سے آداب کا تذکرہ کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی تائید سے آج وسائل الشیعہ کی سولھویں جلد کا ترجمہ و تحشیہ بنام مسائل الشریعہ اختتام پذیر ہوا۔ آج سے تقریباً چھ سال پہلے جبکہ اس جلد کا ترجمہ شروع تھا۔ درمیان میں تفسیر فیضان الرحمٰن پر کام شروع ہو گیا۔ اور بفضلہ تعالیٰ اس کے اختتام کے بعد زاد العباد کی تالیف شروع ہو گئی اور بعونہ تعالیٰ اس سے فراغت کے بعد قرآن مجید کا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ترجمہ اور اس پر حاشیہ کا کام شروع ہوگیا...... اور جب بفضلہ تعالیٰ وحسن توفیقہ اس نیک کام سے بھی بطریق احسن فراغت حاصل ہوگئی (والحمد للّٰہ)۔ بعدازاں پھر چند ہفتوں سے پھر وسائل پر کام شروع کر دیا ہے۔ اور آج بروز جمعۃ المبارک ۱۹ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ بمطابق ۹ مارچ ۲۰۰۷ء بوقت ساڑھے پانچ بجے دن بخیر وخوبی سولھویں جلد کا ترجمہ وتحشیہ اختتام پذیر ہوا والحمد للّٰہ علی احسانہ العمیم۔ اور اس سال باقی ماندہ چار جلدوں کے ترجمہ کو مکمل کرنے کا پروگرام ہے۔ خدائے تعالیٰ کے مراحم والطاف سے امید کامل در جاء واثق ہے کہ وہ حسب سابق اپنی توفیق ہمارے شامل رکھے گا۔ اور یہ کام بخیر وخوبی اپنے اختتام کو پہنچے گا۔ اور پھر رفتہ رفتہ قوم کے اہل دانش وبینش کے مدت کے مشتاق ہاتھوں تک پہنچے گا۔

انہ قریب مجیب وما ذلک علی اللّٰہ بعزیز۔ بجاہ النبی و آلہ الطاہرین۔ والحمد للّٰہ العالمین۔

و انا الاحقر محمد حسین النجفی بقلمہ۔

سرگودھا ۹ مارچ ۲۰۰۷ء

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com